بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 31

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

22 ربیع الثانی 1420 ہجری 5 ظہور 1378 ہش 5 اگست 1999ء

لندن ۳۱/ اگست (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹر نیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ ان دنوں حضور جلسہ سالانہ یو کے کے پروگراموں میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کے متعلق اہم بنیادی امور بیان فرمائے۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دُعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

جماعت احمدیہ انگلستان کا عظیم الشان ۳۴واں جلسہ سالانہ اختتام پذیر

دنیا بھر کے ۱۰۴ ملکوں سے ایک کروڑ سے زائد افراد کی جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت

☆ حضور انور کے بصیرت افروز خطابات۔ ☆ انٹر نیشنل مجلس عرفان، عالمی بیعت، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور نظارے۔ ☆ عالمی تبلیغی سیمینار۔ ☆ حضور انور سے ملاقاتیں۔ ☆ قیام و طعام کا احسن انتظام ☆ اسلامی بھائی چارہ اور اخوت کے پر کیف مناظر۔ ☆ جماعت احمدیہ کے علماء کی تقاریر ☆

آئیوری کوسٹ کے صدر اور برطانیہ کے وزیر اعظم کے پیغامات۔ آئیوری کوسٹ کے مذہبی امور کے وزیر اور برطانیہ کے ممبر پارلیمنٹ کے خطابات

دنیا بھر سے تشریف لانے والے 21,000 سے زائد نمائندگان کا روحانی اجتماع

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ انگلستان کا چونتیسواں جلسہ سالانہ ۳۰/۳۱ جولائی و یکم اگست کو اسلام آباد ٹلفورڈ سرے میں نہایت شان کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ سالانہ کی ایک خاص بات جو احمدیت کی سو سالہ تاریخ میں انفرادی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ صرف اس ایک سال میں دنیا بھر میں ایک کروڑ سے زائد افراد جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہو کر امت واحدہ کا حصہ بن گئے۔ جن میں زیادہ تعداد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک سابقہ رویاء کے مطابق فرنچ بولنے والے ممالک کے نو احمدیوں کی ہے۔

۳۰ جولائی کو جمعہ کا روز تھا۔ حضور انور نے ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ساڑھے ۵ بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور دیگر باتوں کے علاوہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں اور انگلینڈ میں مقیم میزبانوں کے حقوق و فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس موقعہ پر صفائی، اطاعت اور غض بصر کی خصوصی تلقین فرمائی۔

جلسہ سالانہ انگلستان کا افتتاحی اجلاس ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ سٹیج پر تشریف لانے سے قبل حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ جلسہ کا آغاز حافظ فضل ربی کی تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ سے ہوا حضور انور نے اپنے اس بصیرت افروز خطاب میں دیگر باتوں کے علاوہ جماعت کو یہ تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مباہلہ کئی بار نہایت شان کے ساتھ پورا ہو چکا ہے جس کے تحت بھٹو اور ضیاء الحق اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اب مباہلے کی بات چھوڑ دیں یہ کئی بار بڑی شان کے ساتھ پورا ہو چکا ہے حضور انور نے اس ضمن میں ایک بنیادی بات یہ بیان فرمائی کہ چونکہ آپ جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ ہیں اس لئے ہر غیر معروف شخص کیلئے آپ کو مباہلے کا چیلنج دینا مناسب نہیں اور نہ ہی آپ کے لئے اس کا قبول کرنا ضروری ہے مباہلے کا چیلنج دینے والے ہر شخص کو اپنی حیثیت ثابت کرنی ہوگی کہ وہ کس قوم کا لیڈر ہے اور کتنے لوگ اس کی بات تسلیم کرتے ہیں۔ فرمایا آئندہ کیلئے میری نصیحت یہ ہے کہ اس معاملے کو خدا پر چھوڑ دیں آپ دیکھیں گے کہ دن بدن جماعت ترقی پر ترقی کرتی چلی جائے گی۔ اور ہر سال خواہ کوئی مباہلہ کرے یا نہ کرے اس کے اوپر ہماری طرف سے یہ لعنت کا انبار پڑتا ہی چلا جائے گا (حضور انور کے خطابات کے مکمل خلاصے انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں پیش کئے جائیں گے)

اجلاس کے دوسرے روز حضور نے مستورات کے جلسہ سے خطاب فرمایا اور اس روز کے دوسرے جلاس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی مساعی کا خلاصہ پیش فرمایا۔ حضور نے فرمایا اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار دو سو چھبیس افراد جس میں ہندوستان کی ۱۷ لاکھ ۱۰ ہزار ۳۳۴ بیعتیں شامل ہیں۔ بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے ہیں جن میں ۱۰۴ ملکوں کی ۲۳۰ قومیں شامل ہیں جماعت احمدیہ کا لازمی چندہ دو کروڑ ۲۵ لاکھ ۲۷ ہزار پونڈ ہو چکا ہے۔ M.T.A کا جال اس وقت روئے زمین کے تمام ممالک اور جزائر میں پھیل چکا ہے۔ دنیا کے ۳۷ ملکوں میں جماعت احمدیہ کے پریس کام کر رہے ہیں۔

اب تک ۵۳ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں غرباء کو مالی امداد دئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دنیا کے اکثر ممالک کے غرباء کو اس قدر مالی امداد دی گئی ہے کہ اس کا اعداد و شمار ممکن نہیں ان میں کوسووو۔ بوسنیا۔ نائجیریا اور کئی افریقی و ایشیائی ممالک شامل ہیں۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز حضور انور نے عالمی مجلس عرفان میں موقع پر موجود دانشوروں مذہبی علماء اور اسکالرز کے سوالات کے نہایت اطمینان بخش جواب ارشاد فرمائے۔ اور پھر عالمی بیعت کے لئے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر اس سال بیعت کرنے والے ایک کروڑ سے زائد افراد کی بیعت لی جس میں موقع پر موجود حاضرین مجلس کے علاوہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ دنیا بھر کے نو احمدیوں نے شرکت کی۔ اسی روز حضور نے اختتامی اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے حضور انور کا یہ خطاب تین گھنٹے تک جاری رہا۔

امسال کے جلسہ کے شروع میں ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو نعرہ بازی سے منع فرمایا تھا چنانچہ حاضرین جلسہ نے اطاعت امام کا ایسا ایمان افروز نظارہ پیش کیا کہ تینوں دن کسی بھی تقریر میں کسی بھی طرح کے کوئی نعرے کی آواز بلند نہ ہوئی۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے اس ۳۴ ویں جلسہ سالانہ میں آئیوری کوسٹ گھانا اور انگلستان کے

(باقی صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ
ہفت روزہ بدر قادیان اداریہ 5 اگست 1999ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق

(قسط ۴ آخری)

گزشتہ تین اقساط سے ہم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت کے متعلق ذکر کر رہے ہیں آج کی اس گفتگو میں ہم بتانا چاہتے ہیں کہ آپ نے نہ صرف اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عشق کا اظہار فرمایا ہے بلکہ آپ نے آنحضرتؐ کے عشق میں محو ہو کر آپؐ کی عزت و عظمت کے اظہار کے لئے ہر ممکن عملی کوششیں بھی فرمائیں۔ اس کیلئے آپ نے ایسی مبارک تجاویز پیش کیں جن سے صاف نظر آتا ہے کہ آپ کے قلب مبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہے۔

چنانچہ الٰہی تائید و نصرت کے نتیجہ میں براہین احمدیہ کے نام سے آپ کا جو پہلا علمی شاہکار منظر عام پر آیا اس میں آپ نے بالخصوص یہ مبارک اہتمام فرمایا کہ کسی مذہب پر حملہ کئے بغیر قرآن مجید کی خوبیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے بہا عظمتوں کا اظہار فرمایا ہے اور آپ سے پہلے جسقدر بھی پادری یا آریہ صاحبان تھے وہ بالعموم جب بھی اپنے اپنے مذاہب کی تائید میں کتب لکھتے تھے ان کی کتابیں اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی تھیں جب تک وہ اسلام اور بانیٔ اسلام سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دشنام طرازی سے کام نہ لے لیں۔

براہین احمدیہ تو ۱۸۸۰ء میں لکھی گئی لیکن اس سے قبل آریہ صاحبان اور اسی طرح پادری حضرات کی کتب کا قارئین اگر سرسری نظر سے بھی مطالعہ فرمائیں تو وہ براہین احمدیہ اور دیگر مذاہب کے لیڈران کی کتب کا واضح فرق دیکھ لیں گے۔[1]

براہین احمدیہ کی طرز تحریر میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مذہبی تحریر کا ایک ایسا اچھوتا اور منفرد ڈھنگ پیش کیا جس کی مثال گزشتہ تاریخ میں ملنا مشکل ہے اور دراصل آپکا یہ مبارک طریق صرف اور صرف سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے نتیجہ میں تھا اس سے آپ کی تمنا یہ تھی کہ ایک تو دنیا پر اسلام کی خوبیوں کا اظہار ہو دوسرے اس طریق کے اپنانے سے دشمنان اسلام اپنی کتب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے سے باز آجائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم اُن کے دلوں میں پیدا ہو گی۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتب کی اس طرز تحریر کے علاوہ ہمیشہ اسی فکر میں رہتے تھے کہ باقاعدہ حکومت کی سطح پر بھی ایسا قانون بننا چاہئے جس سے ایک تو بانیان مذاہب کی عزت قائم ہو دوسرے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا اظہار ہو اور کوئی آپ کی شان اقدس میں کوئی غلط بات نہ کہہ سکے چنانچہ اس کیلئے آپ نے گورنمنٹ کی خدمت میں ۱۸۹۵ء میں آریوں اور عیسائیوں کے مذہبی مباحثات کی اصلاح کیلئے ایک نوٹس دیا اور گورنمنٹ کی خدمت میں ایک میموریل ۲۲؍ستمبر ۱۸۹۵ء کو پیش کیا اس میں گورنمنٹ آف انڈیا کو توجہ دلائی کہ ایسا قانون بنایا جانا چاہئے کہ ہر فریق اپنے مذہب کے بانی اور مقدس کتب کی خوبیاں تو بیان کرے لیکن دوسرے کے مذہبی پیشوا اور کتب مقدسہ پر بے جا حملے نہ کرے۔ لیکن اس وقت گورنمنٹ نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ لیکن حضور نے حُبِّ رسول کے پر خلوص جذبہ کے تحت اپنی اس مخلصانہ کوشش کو جاری رکھا اور ستمبر ۱۸۹۷ء میں ایک میموریل تیار کیا اور اس پر کثیر التعداد مسلمانوں کے دستخط کرائے اور اسے لارڈ ایلجن وائسرائے ہند کو بھجوایا اگرچہ حضور اقدس کی اس تجویز پر دیر سے عمل ہوا لیکن بالآخر مجبور ہو کر حکومت کو بانیان مذاہب کے احترام کا قانون بنانا پڑا۔ جس کے نفاذ میں آپ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی علمی و عملی ان دفاعی کوششوں کے ساتھ ساتھ کسی بھی دشمن اسلام کے اُن اعتراضات کا بھی دندان شکن جواب دیتے تھے جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے خلاف کرتا تھا۔ چنانچہ ۱۸۹۷ء میں جب ایک عیسائی احمد شاہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کے خلاف ایک نہایت گندی اور دلآزار کتاب لکھی، تو ملک کی دیگر مسلم تنظیموں نے اس کی ضبطی کیلئے احتجاج کیا مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جبکہ یہ کتاب سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم ہو چکی ہے تو صرف اس کے ضبط کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہو گا بہتر یہ ہو گا کہ اس کا کافی و شافی جواب لکھا جائے۔

۴۔ سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کے دل میں اس طرح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی کہ جب بھی کوئی پادری یا آریہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبان درازی کرتا تو آپ ان میں سے بعض قابل ذکر لیڈران کو مباہلہ کا چیلنج بھی دیتے چنانچہ یہی چیلنج جہاں آپ نے لیکھرام آریہ کو دیا وہیں امریکہ کے ڈاکٹر ڈوئی کو بھی دیا جس نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور جس کے ہزارہا مرید اس زمانے میں تھے پہلے تو آپ نے ان دونوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے سے باز رہنے کی تلقین کی اور پھر غیرت خداوندی سے ڈرایا۔ آپ نے لیکھرام کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

الا اے دشمن نادان و بے راہ --- بترس از تیغ بران محمد

ترجمہ:۔ اے نادان اور بے راہ رو دشمن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تیز روحانی تلوار سے ڈر۔

ڈوئی کی المناک موت پر آپ نے فرمایا واضح ہو کہ یہ شخص جس کا نام عنوان میں درج ہے اسلام کا سخت درجہ پر دشمن تھا اور علاوہ اس کے اس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا اور حضرت سید النبیین واصدق الصادقین وخیر المرسلین وامام الطیبین جناب تقدس مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا وراپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ۳۔ صفحہ ۵۶۲)

۵۔ ۲؍۳؍۴ دسمبر ۱۹۰۷ء کو آریہ سماج لاہور نے ایک جلسہ کیا اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ بھی اپنے نمائندے بھجوائیں حضور نے ان کی درخواست کو قبول فرمایا لیکن انہوں نے احمدی نمائندگان کی موجودگی کی پروا نہ کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس کے خلاف گندی زبان استعمال کی۔ حضور علیہ السلام کو اس واقعہ کا جب علم ہوا تو آپ کو شدید تکلیف ہوئی اس پر ان کے تمام اعتراضاتِ باطلہ کے جواب میں حضور نے ایک کتاب چشمۂ معرفت شائع فرمائی جس میں ان کے تمام اعتراضات کے مدلل و مسکت جواب دئے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام زندگی سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے جھنڈے تلے آپ کے ایک نہایت ادنیٰ خادم کی حیثیت سے گزری آپ اپنی زندگی کا نصب العین بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی شدید محبت کے باعث ہی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے امام مہدی اور اپنے درمیان شدید مشابہت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا نام میرا نام ہو گا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کی طرح ہو گا اور وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیا جائے گا۔ یعنی اس کا آغاز میرے آغاز کی طرح اور اس کا انجام میرے انجام کی طرح۔ اسی طرح اسی محبت کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کو اپنے اہل بیت میں سے قرار دیا ہے۔

پس ہم میں سے ہر احمدی جو آج خدمتِ اسلام کا فریضہ سرانجام دینا چاہتا ہے اس کیلئے بھی شرط اعظم حُبِّ رسول ہی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا عشق کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(منیر احمد خادم)

[1] حضور کی اس تحریر کے بعد بھی بعض دشمنانِ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دشنام دہی سے باز نہ آئے تو حضور علیہ السلام کی کچھ کتب میں ایسے دشمنان کی کتب کے ترکی بہ ترکی جواب بھی دیئے گئے ہیں)

بقیہ صفحہ: (اوّل)

وزراء اعظم نے اپنے پر خلوص پیغامات بھی بھجوائے تھے چنانچہ آئیوری کوسٹ کے صدر مملکت کا پیغام وہاں کے مذہبی امور کے وزیر نے پیش کرتے ہوئے جماعت کی ان خدمات کا ذکر کیا جو ان کے ملک میں طبی تعلیمی اور روحانی طور پر جاری ہے۔ وزیر اعظم برطانیہ کا پیغام ممبر پارلیمنٹ ٹونی کول مین نے پیش کیا جس میں خاص طور پر پاکستان کے مظالم کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ معاملہ انہوں نے جولائی میں ہاؤس آف کامنس میں پیش کیا تھا۔ جسے بھاری تعداد میں ممبران کی حمایت حاصل ہوئی انہوں نے فرمایا احمدیوں کی انسانی حقوق تلفی اور پاکستان کے جابرانہ مظالم کو یونائیٹڈ نیشن اور کامن ویلتھ کے ممالک کے اجلاس میں بھی اٹھائیں گے مسٹر ٹونی بلیئر وزیر اعظم انگلستان نے جماعت احمدیہ کے سلوگن Love For All Hatred For None کا ذکر کرتے ہوئے انگلستان میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کو برطانوی سماج میں اخلاقی اعتبار سے نمایاں تبدیلی پیدا کرنے میں ممد و معاون بننے کی تمناؤں کا اظہار کیا۔

اجلاس میں حضور انور کے خطاب کے علاوہ دیگر مقررین نے بھی انگلش اور اردو میں مختلف علمی و روحانی موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ ہر سال کی طرح امسال بھی جہاں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے تمام ممالک کے جھنڈوں کو جلسہ گاہ میں لہرایا گیا۔

۲۱ ہزار سے زائد حاضرین کا یہ اجتماع اسلام آباد کے وسیع و عریض خطے میں عجیب قسم کی رونق اور اسلامی ماحول کو سموئے ہوئے تھا جہاں یورپ و ایشیا افریقہ و امریکہ کے تمام کالے اور گورے اور مشرقی اور مغربی ایک دوسرے سے یوں بغلگیر ہو رہے تھے جیسے برسوں کے بچھڑے بھائیوں کی ملاقات ہوتی ہے جلسہ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ یو کے کیطرف سے قیام و طعام اور ڈسپلن کا نہایت احسن انتظام کیا گیا تھا جس کی تعریف کرتے ہوئے حضور انور نے اپنے اختتامی اجلاس میں ان کا شکریہ ادا فرمایا۔ جلسہ سے ایک روز قبل عالمی تبلیغی سیمینار بھی منعقد ہوا اور جلسہ کے اگلے روز عالمی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی دوران جلسہ اور جلسہ کے بعد دور و نزدیک سے آنے والے مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات کا سلسلہ جاری ہے۔

خطبہ جمعہ

عبادت کی جان تقویٰ ہے۔ تقویٰ نہ ہو تو عبادت ہو ہی نہیں سکتی۔

اگر قناعت کے مضمون کو سمجھتے ہوئے شکر ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو رفتہ رفتہ آپ کا حوصلہ بڑھنے لگے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۴ر دسمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۴ر صلح ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾

(سورة البقرة:۱۷۳)

گزشتہ جمعہ پہ میں نے اس آیت کے علاوہ ایک دوسری آیت سورۃ النحل کی آیات ۱۱۴، ۱۱۵ بھی تلاوت کی تھیں مگر چونکہ ایک دفعہ اس مضمون کی آیات کی تلاوت ہو چکی ہے اس لئے پہلی آیت پر ہی میں اکتفا کر رہا ہوں۔ ابھی یہ مضمون جاری تھا کہ وقت ختم ہو گیا اس لئے بقیہ احادیث انشاء اللہ آج آپ کے سامنے بیان کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ قادیان دارالامان کا ایک سو ساتواں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے، آج نہیں بلکہ کل سے شروع ہو گا اور انشاء اللہ اس موقع پر میں افتتاحی خطاب بھی کروں گا اور اختتامی بھی۔ لیکن کچھ ایسی نصیحتیں ہیں جو روزمرہ کے انتظامات سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کو آج ہی بیان کر دینا ضروری ہے۔ باقی جو جلسے کے تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصائح فرمائی ہیں ان کا خلاصہ میں انشاء اللہ اپنے افتتاحی خطاب میں پیش کروں گا۔

لیکن انتظامی معاملات میں جو نصیحتیں ہیں ان میں سب سے پہلے تو باہمی اخوت اور محبت کا ماحول ہے۔ بہت ضروری ہے کہ ایک دوسرے سے اگر کچھ شکوے تھے بھی تو ان کو بالکل بھلا ڈالیں اور قادیان کے جلسے میں ایک ایسی گہری اخوت اور جمعیت کا احساس پیدا ہو کہ ہر آنے والا زائر محسوس کرے کہ ہم اس جماعت کے رکن ہیں جس جماعت کی تعمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی تھی۔ سب مومن اِخوۃ ہو جائیں۔ کوئی بھی اختلافی بات نہ مجالس میں نہ ایک دوسرے کے طرز عمل میں دکھائی دے۔ اور چونکہ اس دفعہ غیر معمولی طور پر نومبایعین اس جلسے میں شامل ہو رہے ہیں، اتنے نومبایعین کہ اس سے پہلے کبھی کسی قادیان کے جلسے میں اتنے نومبایعین شامل نہیں ہوئے، تو چونکہ انہوں نے بھی احمدیت کا سفیر بن کر قادیان سے واپس اپنے ممالک کو، اپنی جگہوں پہ واپس جانا ہے اور وہاں جا کر جو قادیان میں دیکھا وہ آنکھوں دیکھی کہانی بیان کرنی ہے اور اپنے دل کے تاثرات تو بہرحال وہ ساتھ لے کے جائیں گے ہی اس لئے جو کہانی بیان کریں گے اس میں ایک دلی جذبات کی ملونی سے غیر معمولی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ یہ طاقت کا پیدا ہونا آپ کی روحانی طاقت پر منحصر ہے جو اس وقت قادیان کے باشندے ہیں اگر آپ نے دل کی گہرائی سے ان مہمانوں کی خدمت کی اور جمعیت کا احساس اور اخوت کا احساس بیدار کیا تو لازماً جو باتیں بھی وہ جا کے بیان کریں گے ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی ورنہ پھر ایک سرسری باتیں ہوں گی۔ اس لئے بہت اہمیت رکھتی ہے یہ بات کہ آپ **غیر معمولی مومنانہ اخوت اور محبت کے رشتے میں منسلک ہوں** اور ہر دیکھنے والا اس کو دیکھے اور محسوس کرے۔

اس ضمن میں **مناسب ضرورتوں کا خیال رکھنا** بھی آپ کا فرض ہے۔ آنے والوں کی سب ضرورتیں پوری ہونی اس لحاظ سے تو ممکن نہیں کہ ہر ایک کی ضرورتیں الگ الگ ہوا کرتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو یہ دستور تھا کہ کوشش کر کے ہر ایک کی انفرادی ضرورت کو بھی معلوم کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اگر کسی کو حقے کی بھی عادت ہو، عادت کو چھڑانا تو بعد کی بات تھی وہ تو ایک لمبی نصیحت سے تعلق رکھنے والا مضمون تھا، لیکن اس ضرورت کو اس وقت ضرور پوری فرما دیا کرتے تھے۔ کسی کو پان کھانے کی عادت ہے تو اس کے لئے بعض دفعہ دوسرے شہروں میں آدمی بھگانا پڑا کہ وہاں سے پان لے کر آئیں۔

تو اب چونکہ مہمانوں کی کثرت ہے، دس ہزار سے زیادہ نومبایعین انشاء اللہ اس جلسے میں شامل ہونگے تو اس پہلو سے یہ تو میں آپ سے توقع نہیں رکھتا کہ ہر ایک کی ذاتی ضرورت پر نظر رکھیں لیکن ان کی اجتماعی ضرورت کا تو بہرحال خیال رکھنا ضروری ہے۔ اور ذاتی ضرورت کا اس پہلو سے خیال رکھنا ضروری ہے کہ کوئی ان میں سے ایسا بھی ہو سکتا ہے جو غریب ٹھٹھرتا ہوا ایسی جگہ سے آیا ہو جس کو گرم کپڑوں کی ضرورت ہو اور گرم کپڑے میسر نہیں آسکے۔ بعض ٹھنڈے علاقوں سے آنے والے تو اپنے کپڑے لے بھی آتے ہیں مگر گرم علاقوں والوں کی ضرورت باوجود اس کے کہ ہم نے پوری کوشش کی تھی کہ ان کو تمام ضرورتیں وہیں چلنے سے پہلے مہیا کر دی جائیں لیکن لوگ رہ بھی جاتے ہیں نظر سے، تو اگر ایسا چلتا پھرتا کوئی غریب نظر آئے جس کے پاؤں میں جوتی پوری نہیں، جرابیں نہیں، سردی کے ماحول کے لئے پوری طرح دفاع موجود نہیں ہے تو یہ وہ ضرورت ہے جو ذاتی ضرورت ہے اس کی، انفرادی ضرورت ہے اور اس پر نگاہ رکھنی لازم ہے۔ تمام شرکاء جلسہ اس پر نظر رکھیں خواہ وہ باہر سے آئے ہوں، خواہ وہ قادیان کے باشندے ہوں۔

دوسرے **کمی بیشی پر درگزر کرنا**۔ آنے والوں سے بھی بعض دفعہ کوئی زیادتی ہو جایا کرتی ہے، بعض دفعہ جو ساتھ منتظمین آئے ہوئے ہوتے ہیں وہ جب اپنے قافلے کی شکایت دیکھتے ہیں تو ان کو اتنی تکلیف پہنچتی ہے کہ وہ قادیان کے منتظمین پر برس پڑتے ہیں اور یہ طبیعتیں الگ الگ ہیں۔ یہ بارہا ہمارا تجربہ ہے جلسے کے دنوں میں کہ بعض گرم مزاج کے لوگ اپنی خاطر نہ سہی اپنے مہمانوں کی خاطر آ کے ہم سے خوب لڑا کرتے تھے اور بلند آواز میں بہت زور و شور سے لڑا کرتے تھے اور ان میں بعض کشمیر سے آنے والے خاص طور پر نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ تو اس دفعہ بھی وہاں جلسے پر ایک ہزار سے زائد کشمیر سے مہمان آ رہے ہیں یہ بھی ایک نیا ریکارڈ ہے۔ یعنی گزشتہ سالوں میں تو کبھی ایسا تجربہ نہیں ہوا تو بہرحال کوشش کریں کہ ان منتظمین کی زیادتی کو بھی برداشت کریں جو مہمانوں کے ساتھ آئے ہیں اور ان کو بھی چاہئے حوصلہ دکھائیں، تکلیفیں ہو جایا کرتی ہیں اتنے بڑے مجمعوں میں ضرورتیں نظر انداز ہو جاتی ہیں تو دونوں طرف کمی بیشی پر درگزر ضروری ہے۔

صفائی کا خیال بہت ضروری ہے۔ یہ نصیحت ایسی ہے جس پر ابھی سے عمل درآمد ضروری ہے اس کے انتظامات کرنے لازم ہیں۔ یہ نمونہ پسماندہ ممالک میں قائم نہیں کیا جاتا اور صفائی کا کوئی خیال رکھے بغیر ہر چیز کو ہر طرف پھینک دیا جاتا ہے۔ یہاں جلسہ سالانہ پر جو ہم نے نمونہ پیش کیا تھا میں چاہتا ہوں کہ اسی نمونے کا جلسہ قادیان میں بھی ہو اور کوئی گند، کوئی چیز ایسی جو پھینکی جا رہی ہو سڑکوں پر نہ پھینکی جائے، سڑکیں بالکل صاف ستھری دکھائی دیں اور اگر ممکن ہو سکے وہاں، یہاں تو ممکن ہے بہت سستے ایسے تھیلے مل جاتے ہیں جن میں اپنی مستعملہ چیزیں پھینکی جا سکتی ہیں، محفوظ کی جا سکتی ہیں۔ چونکہ اکثر آنے والے غرباء ہیں اس لئے ان کو یہ تھیلے بھی بہت اچھے لگیں گے۔ آپ تو یہاں یہ تھیلے بھی اٹھا کے Dust Bins میں پھینک دیا کرتے ہیں۔ انہوں نے اس گند کو خالی کرنا ہے یا جو بھی فضول چیزیں اس میں پڑی ہوئی ہیں اور پھر صاف صوف کر کے اپنے ساتھ بھی لے کے جانا ہے انہوں نے، تو اس پہلو سے اگر دس ہزار تھیلے یا اس کے لگ بھگ خرید لئے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ میرے خیال میں تو ایک اچھا خیال ہو گا اگر وہاں ملتے ہوں تو، یہ تو آپ کی استطاعت کی بات ہے۔

نماز باجماعت کا اہتمام۔ میں ہر جلسے پر تاکید کیا کرتا ہوں نمازیں ہی تو ان کو سکھانی ہیں جو نئے آنے والے ہیں۔ اگر نماز سے غفلت ہوئی تو پھر ان کے ہاتھ تو کچھ بھی نہ آیا۔ اس لئے نماز ہی نہیں نماز باجماعت کے قیام کی تربیت دیں اور نماز باجماعت کے وقت تمام مساجد اور ساتھ کی گلیاں بھری ہوں کیونکہ مساجد میں تو اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ان میں سب نمازی آسکیں۔ تو یوں لگتا ہے کہ اگر سب نے نمازیں باجماعت پڑھیں تو قادیان کی ساری گلیاں جائے نماز بن جائیں گی۔ کیونکہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ مسجد اقصیٰ میں تو کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے، اگر آ گئے تو غالباً دو ہزار سے زیادہ نہیں آئیں گے۔ تو آٹھ

ہزار صرف نو مبایعین ہیں اس کے علاوہ جو مبایعین باہر سے آرہے ہیں اس سے اندازہ کرلیں کہ سارا قادیان ایک بڑی مسجد بن جائے گا اور یہی ہونا چاہئے۔ اپنے اپنے کپڑے بچھائیں گلیوں میں اور صفائی کا اس سے بھی بہت تعلق ہے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت تاکید سے نصیحت کی تھی کہ میرے گھر کی صفائی کا خیال رکھنا۔ پس جبکہ سارا قادیان ہی اللہ کا گھر بننے والا ہے تو اس لئے صفائی کے بعد میں نے اس حصے کو رکھا ہے۔ صفائی بہت ضروری ہے جہاں کپڑا بچھا کر کوئی اٹھائے، کپڑا گندہ نہ ہو اور اس کے لئے گلیوں کے خاکروبوں کے ذریعے، چھڑکاؤ کے ذریعے، اور کئی طریقوں سے صفائی کروانے کا خاص انتظام بھی کروالیا جائے۔

پھر جلسہ کے پروگراموں سے پوری طرح استفادہ کرنا یہ بھی بہت ضروری ہے۔ وہاں یہ دوست جو تشریف لائیں گے، بڑی دور دور کا سفر کر کے آئے ہیں، بعض تین تین دن مسلسل گاڑی میں رہنے والے ہیں جو اب پہنچ چکے ہیں یا پہنچ رہے ہونگے۔ تو ان سب کو جلسے پر پہنچانے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ پہلی تقریر سے لے کر آخری تقریر تک ضرور بیٹھے رہیں۔

اور آخری بات جو اول بھی ہے اور آخر بھی ہے **دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زور ہے۔** عادت ڈالیں چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے دعائیں کریں اور ذکر الٰہی کریں۔ قادیان کی فضا ذکرِ الٰہی سے گونج اٹھے۔ نعرہ ہائے تکبیر تو بلند آواز سے بیان کئے جاتے ہیں مگر جو ذکر آسمان کے کنگرے چھوتا ہے وہ دل سے اٹھا ہوا ذکر ہے خواہ خاموشی سے کیا جائے۔ تو ذکرِ الٰہی قادیان کے باشندے خود بھی کرتے رہیں اور آنے والوں کو بھی اس کی نصیحت کریں۔

اور اسکے ساتھ جہاں دعائیں ہیں وہاں بعض دفعہ دواؤں کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ جو گرم علاقوں سے آنے والے ہیں اور اکثریت ان کی ہے ان کو یہاں نزلہ زکام اور کئی قسم کی ایسی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں، آج کل انفلوئنزا بھی پھیلا ہوا ہے، کہ ان کی روک تھام کے لئے میرا تجربہ ہے کہ جو ہومیو پیتھک دوا انفلوئنزیم یا نزلے کی دوا بنائی ہوئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مفید ہے اور نزلے کی یا نزلاتی بیماریوں کی پیش بندی کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے میں نے بہت مؤثر پایا ہے۔ تو غالباً پہلے میں نے یہ ہدایت ان کو بھجوادی تھی لیکن اب پھر تاکید کر رہا ہوں کہ بکثرت یہ دوائیں بن کر سب جگہ مہیا ہو جانی چاہئیں تاکہ خدا کے فضل کے ساتھ کوئی بیمار ہی نہ پڑے، ایک دفعہ بیمار پڑ جائے تو پھر بڑی مشکل پڑ جاتی ہے، بیماری لاحق ہی نہ ہو تو پھر بہت آرام ہے۔

یہ اس لئے بھی بہت ضروری ہے کہ ہندوستان میں سل کی بیماری بہت کثرت سے پائی جارہی ہے غربت کی وجہ سے، مچھروں کی وجہ سے اور بہت سی ایسی وجوہات ہیں جن کے نتیجے میں جب رات کو بخار ٹوٹتے ہیں تو ٹھنڈ لگ جاتی ہے اور اکثر پھیپھڑوں کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور پھیپھڑوں کی بیماری والے کے لئے نزلہ زکام ایک زہر قاتل بن جایا کرتا ہے۔ پھر اسی کے نتیجے میں دمہ والوں کو بھی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ پس میرے نزدیک یہ بھی بہت اہم بات ہے کہ دعاؤں کے ساتھ دواؤں اور خاص طور پر ان دواؤں پر زور دیں جو پیش بندی کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ باقی انشاء اللہ کل افتتاح ہو گا ہندوستان کے وقت کے لحاظ سے ساڑھے تین اور ہمارے وقت کے لحاظ سے یہاں دس بجے انشاء اللہ افتتاح ہو گا اور چونکہ یہاں بھی جگہ تھوڑی ہے اور سب لوگ شامل نہیں ہو سکیں گے لیکن ٹیلی ویژن پر چونکہ یہ منظر دکھایا جائے گا اسلئے آپ سب اپنے گھر بیٹھے بھی اس جلسے میں شریک ہو سکتے ہیں۔

شکر کے تعلق میں جو احادیث میں نے آج کے لئے چنی ہیں ان میں پہلی حدیث ترمذی کتاب البرّ والصِلة سے لی گئی ہے۔ عن شَدّاد اِبنِ اَوس اَنَّ رَسُولَ اللّٰہ ﷺ کَانَ یَقُولُ فِي صَلَاتِه۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے، اے اللہ میں ہر معاملہ میں تجھ سے ثابت قدمی کی توفیق مانگتا ہوں۔ میرے خیال میں 'ہر معاملہ' ترجمہ کرنے والے نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ اصل عبارت میں دیکھتے ہیں کیا ہے۔ اِنّی اَسئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الأَمْرِ۔ امر کا ایک ترجمہ 'ہر معاملہ' بھی ہو سکتا ہے اس لئے ترجمہ غلط نہ ہونے کے باوجود اس محل پر یہ ترجمہ درست نہیں ہے۔ یہاں الامر سے مراد امرِ الٰہی ہے اور الامر سے مراد شریعت کاملہ ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا کبھی گہری حکمت سے خالی نہیں ہوا کرتی تھی اس لئے آپ یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ میں تیرے امر میں ثبات دکھاؤں، جو امر بھی تو مجھے دے اور جو امر شریعت میں دیا گیا ہے اس پر مجھے ثباتِ قدم عطا فرما۔ پھر ہے وَالعَزِیمَةَ عَلَی الرُّشْدِ اور ہدایت کی بات پر عزیمت عطا کر، عزم عطا فرما۔ جو امور شریعت ہیں ان کے علاوہ بھی رُشد کی باتیں ہوا کرتی ہیں اور ہر قسم کی ہدایت کی بات خواہ شریعت میں واضح طور پر مذکور ہو یا نہ ہو اس میں مجھے صرف کرنے کی توفیق نہیں بلکہ عزمِ صمیم عطا کر کہ میں نیکی کی بات کو ایسے پکڑ لوں کہ پھر اسے کبھی نہ چھوڑوں۔ اور میں تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور احسن رنگ میں تیری عبادت بجالانے کی توفیق مانگتا ہوں وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ۔ تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق مانگتا ہوں۔ جس کے ساتھ ہی حُسْنَ عِبَادَتِكَ فرمادیا یعنی نعمت کا اصل شکر تو عبادت کے ذریعے ہوا کرتا ہے۔ ساری زندگی میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی احسانات انسان پر فرمائے ہیں اس کا خلاصہ یوں نکالا اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہ ان احسانات کے بدلے میں آخری شکر کا درجہ یہ ہے کہ ہم تیری عبادت کریں اور شکر کا پہلا درجہ بھی یہی ہے اور آخری درجہ بھی یہی ہے تیری عبادت کریں گے تو شکر گزار ہونگے، عبادت نہیں کریں گے تو شکر گزار نہیں ہونگے۔ پس رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں جس طرح مالا میں موتی پروئے جائیں اس طرح یہ دعائیں ایک دوسرے سے منسلک ہوتی ہیں۔ فرمایا تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور احسن رنگ میں تیری عبادت بجالانے کی توفیق مانگتا ہوں۔

پھر فرمایا یعنی خدا کے حضور یہ عرض کیا "اور میں تجھ سے قلبِ سلیم اور سچی زبان مانگتا ہوں"۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلام بہت ہی گہرا اور عارفانہ کلام ہے۔ قلبِ سلیم اور سچی زبان۔ قلبِ سلیم تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کامل ہو چکا ہو، ایسا جھک چکا ہو کہ اللہ کی فرمانبرداری کے سوا کوئی خیال تک نہ آئے اور اگر اس پر سچی زبان نصیب ہو تو یہ مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بعض لوگ ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جنہیں قلبِ سلیم بعض دفعہ کچھ مدت کے بعد نصیب ہوا کرتا ہے بعض لوگ اپنی عمر، بعض دفعہ ایک لمبا حصہ ضائع کر چکے ہوتے ہیں تو پھر ان کو قلبِ سلیم عطا ہوتا ہے۔ اس عرصے میں زبان بعض دفعہ مبالغے، بعض دفعہ غلط بیانی کی ایسی عادت ہو چکی ہوتی ہے کہ ارادہ نہ بھی ہو تو زبان ٹھوکر کھاتی رہتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ قلبِ سلیم ایسا ہو کہ زبان بھی اس سے مطابقت کرے، ایک لفظ بھی ایسا نہ ہو جو قلبِ سلیم کے تقاضے پورے کرنے والا نہ ہو یعنی غلطی سے بھی زبان سے کوئی غلط بات نہ نکلے۔

یہ دعا ہے جو ایک نہایت ہی کامل دعا ہے اور میں جانتا ہوں کہ آپ سب کے لئے عربی میں اسے یاد کرنا مشکل ہے مگر اس کے مضمون کو میں دوہراتا ہوں اس کو ذہن نشین کرلیں اور جس حد تک توفیق ملے اب رمضان بھی آنے والا ہے اس میں اپنے لئے اور ساری جماعت کے لئے یہ دعا مانگا کریں۔ اے اللہ میں امورِ دینیہ میں جو تُو نے حکم فرمائے ہیں ان میں ثبات قدم کی توفیق مانگتا ہوں، ایسا قائم ہو جاؤں کہ کبھی میرے قدم متزلزل نہ ہوں۔ وہ امورِ دینیہ جو تُو نے بیان فرمائے ہیں شریعت کے، کر اور نہ کر وغیرہ وغیرہ سب اس میں شامل ہیں ان میں میں ثباتِ قدم کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور ہدایت کی ہر بات پر قائم رہنے کا عزمِ صمیم مانگتا ہوں۔ مجھے عزم عطا فرما کہ جو بھی ہدایت کی بات مجھے ملے میں اس پہ ضرور قائم ہو جاؤں اور پھر قائم رہوں۔ پھر تیری نعمتوں کے شکر اور نہایت خوبصورت اور حسین رنگ میں تیری عبادت کی توفیق یہ بھی عطا فرما اور قلبِ سلیم دے اور سچی زبان دے۔

یہ دعا اگر جماعت احمدیہ کی قبول ہو گئی تو سارا عالم فتح ہو جائے گا۔ زندگی کے ہر پہلو پر حاوی دعا ہے۔ اور **جماعت احمدیہ کے جو آئندہ دنیا میں روحانی انقلاب برپا کرنے کے پروگرام ہیں ان میں اس دعا سے مسلح ہو کر چلیں تو آپ کو اور کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔** تمام امور کا خلاصہ ہے میں نے بار بار پڑھا ہے اس کو، بہت غور کیا ہے حیران ہو جاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک ادنیٰ سی بات بھی اس میں نظر انداز نہیں کی۔ آپ کی ضرورت کی ساری چیزیں بیان فرمادیں۔

ایک دوسری حدیث سنن نسائی سے کتاب السهو سے لی گئی ہے عَنْ مَعاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِیَدِیْ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اِنِّی لَاُحِبّكَ یَامعاذُ فَقُلْتُ وَ اَنَا اُحِبّكَ یَارَسُولَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُولَ فِی كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّی عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. یہ عربی میں میں نے پڑھی ہے کیونکہ یہ دعا ایسی ہے جو آسانی سے یاد ہو سکتی ہے اور بہت سے نمازیوں کو میں نے دیکھا ہے مسجد مبارک میں یا مسجد اقصیٰ میں ربوہ کے زمانے میں کہ وہ بعض دفعہ اونچی آواز میں یہ دعائیں کیا کرتے تھے رَبِّ اَعِنِّی عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ چنانچہ اس کا ترجمہ میں اب آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک دفعہ میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ بڑے نصیب تھے معاذ بن جبل کے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود ہاتھ پکڑا اور فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ معاذ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ یعنی عموماً تو جو کم درجے کا آدمی ہے وہ یہ کہا کرتا ہے کسی بڑے کو کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر جواباً وہ کہتا ہے کہ میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں لیکن بعض دفعہ بچوں کو پیار سے بڑے پہلے کہا کرتے ہیں، بچے پھر جواب دیا کرتے ہیں۔

ہمارے جو امیر ہیں ہالینڈ کے انہوں نے مجھے ایک دفعہ سنایا، یہ لطیفہ بھی ہے اور بڑی دلچسپ بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ میرے بچے نے مجھ سے کہا I love you تو عام طور پر بچہ بڑے سے بات کرتا ہے لیکن بعض دفعہ باپ بچے سے بھی کہہ دیا کرتا ہے۔ تو بچے نے کہا I love you تو میں نے کہا I love you too۔ تو اس کو زیادہ انگریزی نہیں آتی تھی وہ too کا مطلب two (دو) سمجھا تو اس نے کہا I love you three۔ انگریزی میں two کا مطلب دو اور too کا مطلب ہے بھی۔ تو ابا نے تو یہ کہا تھا کہ

روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔وہ سمجھا یہ کہہ رہے ہیں میں تم سے دو محبتیں کرتا ہوں۔ تو اس نے کہا پھر میں تم سے تین محبتیں کرتا ہوں۔

تو عام طور پر بچے کہتے ہیں مگر باپ کہہ رہا ہے یہاں جس سے بڑھ کر کسی انسان کا تصور نہیں ہو سکتا وہ معاذ کا ہاتھ پکڑ کے کہتا ہے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی محبت کرتا ہوں۔ تب آپ نے محبت کا مفہوم اسے سکھایا اور غالباً یہی وجہ تھی جو اس کو محبت کے اظہار میں پہل کر کے اس کے دل میں یہ تمنا بیدار کی کہ پوچھے تو سہی محبت ہوتی کیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اچھا تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو پھر کسی نماز میں یہ دعا نہ چھوڑنا۔ رَبِّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ کہ اے میرے اللہ! اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ میں تیرے ذکر پر تجھ سے مدد چاہتا ہوں اور تیرے شکر پر تجھ سے مدد چاہتا ہوں اور تیری عبادت کے حُسن پر تجھ سے مدد چاہتا ہوں۔

اب اس کا کیا تعلق ہوا محبت سے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس سے محبت کی جائے ویسا انسان کو ہونا چاہئے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کسی سے محبت ہو اور انسان اس کے عادات و اخلاق سے دور بھاگے اور عادات و اطوار سے کوئی اس کا تعلق نہ ہو۔ جب انسان انسان سے محبت کرتا ہے تو ویسا بننے کی کوشش کیا کرتا ہے تو اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے معاذ بن جبل کو محبت کی گہرائی کا راز سمجھا دیا۔ اور ہم سب کو بھی ان کے حوالے سے یہ نصیحت ملی کہ اگر تم مجھ سے، یعنی رسول اللہ ﷺ گویا یہ فرما رہے ہیں، اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو اپنے لئے یہ دعائیں نہ بھولنا کبھی۔ رَبِّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اے میرے رب اپنے ذکر پر میری مدد فرما اور اپنے شکر پر میری مدد فرما ورنہ میں نہ ذکر کا حق ادا کر سکوں گا نہ شکر کا حق ادا کر سکوں گا وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اور یہ اس شکر کا معراج ہے یعنی عبادت اور اپنی عبادت میں حسن پیدا کرنے پر میری مدد فرما۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ کی ایک روایت ہے مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا عَلَی الْمِنْبَرِ جب کہ آپ منبر پر کھڑے تھے مَنْ لَمْ یَشْکُرِ الْقَلِیْلَ لَمْ یَشْکُرِ الْکَثِیْرَ کہ جس نے تھوڑے کا شکر نہیں کیا اس نے کثیر کا بھی شکر نہیں کیا۔ اب یہ ایک کلمہ میں دیکھیں انسانی فطرت کی کیسی گہرائی بیان فرما دی ہے۔ کسی پر کوئی تھوڑا سا احسان کر دے اگر وہ اس کا بھی شکر نہیں کرتا تو پھر وہ بڑے احسانات کا بھی شکریہ نہیں کر سکتا۔ احسان تو احسان ہوا کرتا ہے جو احسان مند انسان ہو احسان کو قبول کرنے والا انسان ہو اسکو تو رستہ بھی دکھا دو گے تو وہ شکر ادا کرے گا اور اگر کچھ دے دو گے اپنی طرف سے جو اس نے مانگا ہو تو اس پر تو وہ بہت ہی شکر ادا کرے گا خواہ تھوڑا ہی ہو اور اگر مانگنے پر دو گے تو اس پر بھی شکر ادا کرے گا اور تھوڑا بھی ہو تب بھی شکر ادا کرے گا۔

اس مضمون کا تعلق امارت یا غربت سے نہیں ہے۔ ہر انسان سے یہ مضمون برابر کا تعلق رکھتا ہے۔ جن لوگوں کی فطرت میں شکر نہ ہو ان کو بعض دفعہ زیادہ دے دیں تو شکر کرتے ہیں بظاہر لیکن ان کی پہچان یہ ہے کہ شکر ہے کہ نہیں کہ تھوڑا دے کے دیکھو پھر وہ شکر کرتے ہیں کہ نہیں۔ میں نے بسا اوقات بعض فقیروں کو بھی دیکھا ہے ان کو تھوڑا دو تو وہ پھینک دیا کرتے ہیں۔ آج اگر پاکستان میں کسی فقیر کو پیسہ دو تو اسے یوں لگے گا جیسے میرے منہ پر جوتی ماری ہے کسی نے۔ وہ پیسہ اُٹھا کے دور پھینک دے گا کہ جاؤ جاؤ یہاں سے آج کل تو روپے کی قیمت بھی کوئی نہیں رہی، ایک روپیہ بھی دو تب بھی فقیر نخرے کرتے ہیں اور اٹھا کے پھینک دیتے ہیں۔

تو شکر کی پہچان تھوڑے سے ہے اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دیکھو کتنی گہری بات بیان فرمائی ہے۔ شکر کا مضمون جب بیان ہو رہا ہے تو آنحضورؐ ہی سے تو ہم نے سیکھنا ہے کہ شکر کیا ہوتا ہے۔ فرمایا جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر شکر نہیں کرے گا کیونکہ شکر کی پہچان تھوڑے پر ہے۔ اس ضمن میں مجھے یہ خیال آیا ہے اگرچہ ذرا مضمون سے کچھ ہٹنا پڑے گا مگر چونکہ بعض لوگ ایسی باتیں لکھتے رہتے ہیں اس لئے ان کو سمجھانے کے لئے ضروری ہے کہ تھوڑے پر شکر اور قناعت اصل میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، یا ملتے جلتے مضمون کے دو نام ہیں۔

کسی کے دل میں قناعت نہ ہو تو وہ تھوڑے پر شکر کر ہی نہیں سکتا اور اگر دل میں قناعت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ تھوڑے پر بھی شکر ڈال دیتا ہے۔ ایک روٹی بھی ملتی ہے تو شکر کر کے کھاتا ہے سُوکھا بھی ملے تو پھر بھی وہ اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوتا ہے اور قناعت ہو تو پھر امیروں کے زیادہ پر دل جلتا بھی نہیں ہے۔ **شکر کا ایک یہ بھی عجیب لطف ہے کہ جو شکر گزار بندہ ہو وہ اگر دوسروں کے اوپر خدا کے زیادہ فضل دیکھے تو اس سے اس کا دل گھبراتا نہیں، وہ جانتا ہے کہ مالک خالق وہی ہے اُس نے جس کو چاہا زیادہ دے دیا جس کو چاہا کم دیا اور وہ اپنے تھوڑے پر بھی اسی طرح راضی ہوتا ہے۔** مگر جماعت کی طرف سے بعض خطوط مجھے ایسے ملتے ہیں جن سے مجھے یہ توجہ پیدا ہوئی اسی حدیث کے دوران ہی کہ میں ان کا جواب بھی اسی خطبے میں دے دوں۔

بظاہر بات بہت اچھی لکھی ہوتی ہے کہ جماعت کو نصیحت کریں کہ شادیوں پر فضول خرچیاں نہ کیا کریں۔ بالکل ٹھیک ہے شادیوں پر فضول خرچی نہیں کرنی چاہئے مگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ جس کو خدا نے توفیق دی ہو زیادہ خرچ کی وہ اتنا ہی کرے جیسے خدا نے کسی کو توفیق دی ہی نہ ہو۔ وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جیسے کوئی غریب آدمی جس کے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ بھی نہ ہو اتنا ہی امیر خرچ کریں تاکہ غریبوں کے دل میں جلن پیدا نہ ہو۔ اب یہ جلن کہہ کر انہوں نے اپنی بیماری کے اوپر انگلی رکھ دی۔ ان کے دل میں قناعت نہیں ہے اور اس بات پہ ان کو اتنا غصہ آتا ہے کہ امیر خرچ کر رہے ہیں میں اتنا خرچ نہیں کر سکتا کہ اس کے نتیجے میں اس بات پہ ہر وقت دل میں معلوم ہوتا ہے کڑھتے ہی رہتے ہیں۔ اور میرے ذریعے ساری جماعت کو یہ نصیحت چاہتے ہیں کہ تمہیں خدا نے زیادہ بھی دیا ہو تو چھپا کے رکھنا، غریبوں پر خرچ نہ کرنا اور نہ خوشی کے موقع پر کھلا خرچ کرنا۔

اس سلسلے میں میں آپ کو ایک نصیحت کرتا ہوں کہ مسلمان کی خوشی میں غریب شامل ہوتے ہیں اور **آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسی دعوتوں پر لعنت ڈالی ہے جن دعوتوں میں غریب شامل نہ ہوں۔** تو ہمارے امیر اگر شادی کے موقع پر ایسے خرچ نہ کریں جس میں کثرت سے غریبوں کو بلایا ہو تو نقصان کس کا ہے؟ یہ تو غریبوں کا نقصان ہے۔ اس لئے کسی کی جلن کا نقصان کسی اور کو پہنچ جائے یہ تو نہیں میں کہوں گا۔ اگر یہ شرط ہو کہ نسبتاً سادگی ہو جیسا کہ جماعت احمدیہ کا طریق ہے اور اس کے ساتھ کثرت سے غرباء بلائے گئے ہوں تو یہ خرچ تو بہت مبارک خرچ ہے یہ شکر کا حق ادا کرنا ہے کیونکہ جب شکر کا حق ادا کرنا ہے تو اس کو لوگوں کے سامنے بیان بھی تو کرنا ہے۔ اور یہ مضمون قرآن کریم میں بھی بیان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی آگے جو احادیث آئیں گی ان میں بیان فرمایا ہے تو شکر تھوڑے پر شکر ہو تو جلن پیدا نہیں ہوتی۔ یہ ہے بنیادی بات جس کو میں اب سمجھانا چاہتا ہوں۔

قناعت اختیار کریں، آپ کی بلا سے کسی اور کے پاس کیا ہو اللہ نے آپ کو جو دیا ہے اس پر راضی ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا یہ ایک خاصہ تھا آپ کو کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی کسی اور کے پاس کتنا ہے۔ جتنا خدا نے دیادہ بھی خدا کی راہ میں قربان کر دیا کرتے تھے اور یہ بھی ایک شکر کی علامت ہے کہ جو کچھ دیا اس کو واپس لوٹانے کی کوشش کی۔ سب تو واپس نہیں لوٹایا جا سکتا مگر اس کی راہ میں خرچ کیا اور اپنے اوپر قناعت کی۔ لیکن یہ لازم نہیں ہے کہ اپنے اوپر اس رنگ میں ہر شخص قناعت کر سکے، مزاج الگ الگ ہیں اور یہ جو قناعت کا مضمون ہے خدا تعالیٰ کی خاطر اس کا دیا ہوا کم خرچ کرنا اس میں تصنع نہیں ہونا چاہئے۔ اگر دل کی منشاء اور مرضی کے مطابق اس کے خدا کی راہ میں ملائم ہونے کے نتیجے میں آپ اپنے اوپر کم خرچ کرنے کی عادت ڈالیں تو یہ بہت اچھی بات ہے مگر اگر خدا آپ کو توفیق دے اور اللہ چاہے کہ آپ اس کے مطابق زیادہ بھی خرچ کریں تو یہ بھی اللہ کے منشاء کے مطابق ہے اور اس کے متعلق ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تصدیق موجود ہے جس کا میں اگلی احادیث جو چنی ہیں ان میں ذکر کروں گا۔

سو رسول ﷺ نے پہلے تو یہ فرمایا کہ جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرے گا اور ساتھ ہی اس کا یہ نتیجہ نکالا، جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا، اس مضمون کا کیا تعلق ہوا۔ اس لئے کہ لوگوں سے تھوڑا ہی ملا کرتا ہے اور اللہ سے بے انتہاء ملتا ہے تو جو لوگوں کے تھوڑے پر راضی نہ ہو وہ خدا کے بے انتہاء پر بھی راضی نہیں ہوتا۔ اس کے پیٹ کا جہنم کوئی دنیا کی دولت نہیں بھر سکتی۔ تو کتنی چھوٹی سی بات سے کتنی بڑی بات بنا دی، کتنی بڑی بات تک رسول اللہ ﷺ نے پہنچا دیا۔ تھوڑے پہ شکر کی عادت ڈالو کیونکہ اس کا تعلق اللہ کے شکر کا حق ادا کرنے سے ہے۔ تم تھوڑے کا شکر ادا کرو گے تو اللہ کی نعمتوں کا بھی حق ادا کرو گے۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرنا بھی تو شکر ہے۔ وَالتَّحَدُّثُ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ شُکْرٌ وَتَرْکُهَا کُفْرٌ اور جو اللہ کی نعمتیں اس پر اتری ہیں ان کا کثرت سے ذکرِ خیر کرتا ہے کہ خدا نے مجھے یہ نعمتیں بھی دی ہیں۔ یہ بھی اس کا شکر ہے۔ اب اس میں بھی بہت احتیاط لازم ہے۔ بعض لوگ یہ ذکر کرتے ہیں کہ اللہ نے مجھے یہ بھی دیا اور وہ بھی دیا غریبوں میں بیٹھ کر ذکر کر رہے ہوتے ہیں اور ان کو اس میں سے کچھ بھی نہیں دے رہے ہوتے۔ سب آپ سنبھالا ہوا ہوتا ہے۔ تو جو اللہ کی نعمتوں کو روک کر بیٹھ جائے وہ شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اس کا تحدیث نعمت شکر نہیں ہے بلکہ منہ چڑانے والی بات ہے۔ اللہ نے تو اس پر احسان کیا اس کو بے انتہاء دیا یا جتنا بھی دیادہ اس کو آگے جاری کرے گا تو یہ شکر ہوگا۔ تو تحدیث نعمت سے مراد یہ نہیں ہے کہ نعمت کو زبانی بیان کرے۔ تحدیث نعمت سے اصل مراد یہ ہے کہ نعمت کو زبان سے بھی بیان کرے اور اسے آگے لوگوں میں جاری کر کے ان کو دکھا تو دے کہ مجھے کیا ملا ہے، صرف زبانی قصے نہ کرے۔ تو ایسے جو زبانی قصے کرنے والے ہیں وہ تو تعلّی والے لوگ ہیں وہ لوگوں میں بیٹھ کر اپنی دولتوں کی فخریہ باتیں بیان کرتے ہیں اور غرباء کو اور بھی زیادہ متنفر کر دیتے ہیں۔

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو فرماتے ہیں کہ نعمتوں کا شکر ادا کرو تو یہ مراد ہے اور ان کا ذکر چھوڑ دینا کفرانِ نعمت ہے۔ اب ذکر چھوڑ دینا یہ بھی بہت اہم بات ہے۔ بعض لوگ غریبوں سے بچنے کی خاطر ذکر چھوڑتے ہیں۔ یہ مراد ہے رسول اللہ ﷺ کی۔ مطالبوں سے بچنے کی خاطر ذکر چھوڑتے ہیں جماعت کے چندہ لینے والوں سے بچنے کی خاطر ذکر چھوڑتے ہیں۔ ان کے پاس جاؤ کہ جی ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ نظر آرہا ہے آپ لوگوں کو کہ بہت کچھ ہے ہمارے کچھ بھی نہیں بیچ میں سے اور واقعۃً کچھ نہیں ہوتا کیونکہ اللہ کی نظر میں ان کے پاس واقعۃً کچھ نہیں ہوتا، وہ ننگے فاقہ کش فقیر ہی رہتے ہیں اسی حال میں دنیا میں **رہتے ہیں اسی** حال میں انہوں نے اگلی دنیا میں پہنچ جانا ہے۔

تو فرمایا اس کا ذکر چھوڑ دینا کفرانِ نعمت ہے۔ اس پہلو سے ذکر کرو کہ اس ذکر کے ساتھ ساتھ اس **نعمت کا لطف** بھی دنیا میں بانٹو اور اس خوف سے ذکر کرنا بند نہ کرو کہ خدا کی راہ میں مطالبہ کرنے والے خواہ وہ **فقیر ہوں**، غریب ہوں یا جماعت ہو یعنی خدا کی جماعت ہو ان اپنی نعمتوں کو چھپاؤ نہیں کہ کہیں وہ اس کی نسبت سے تم سے زیادہ مانگنا نہ شروع کر دیں۔ یہ اگر کسی کو نصیب ہو جائے تو یہ ایک رحمت ہے جس کے نتیجے میں ساری جماعت جُڑ جائے گی کیونکہ جو امیر غریبوں کو دے رہے ہوں، ذکر خیر کر رہے ہوں اللہ کا، اس کے **نتیجے میں** اس ذکرِ خیر کے ساتھ ساتھ اپنی نعمتوں میں غیروں کو شامل کر رہے ہوں اور اپنی جماعت کو جو خدا کی **جماعت ہے** اللہ کی خاطر یہ بیان کر کے کہ خدا نے ہمیں یہ بھی دیا ہے ہم یہ بھی پیش کرتے ہیں، وہ بھی دیا ہے ہم وہ بھی پیش کرتے ہیں ایسا کریں تو یہ شکر جو ہے رحمت ہے۔

اور اس کے نتیجے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ 'جماعت رحمت ہے'۔ اب یہ جو فرمایا کہ جماعت رحمت ہے اس کا مضمون یہی ہے دراصل کہ ایسا شکر کرو گے تو جماعت بنو گے اگر ایسا شکر نہیں کرو گے تو جماعت نہیں بن سکتے، اکٹھے نہیں رہ سکو گے، بکھر جاؤ گے اور آگے پھر بیان فرمایا' اور تفرقہ عذاب ہے'۔ پس تم اگر جماعت نہیں بنو گے تو ایک خدا کے قہر اور عذاب کا مورد بن جاؤ گے اور یہ سارا مضمون شکر سے تعلق رکھتا ہے تو شکر سے تعلق میں جو بھی گہرے مضامین رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائے ہیں میں نے پسند لیا ہے کہ آپ کے سامنے ان کو میں کھول کھول کر بیان کروں تاکہ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک شکر گزاروں کی جماعت بن جائے۔

ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخذ کی گئی ہے۔ انہوں نے آنحضور ﷺ سے سنا کہ ایک شخص رستے میں جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسافر کا واقعہ سنایا کہ ایک مسافر رستے پر جا رہا تھا کہ اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی دیکھی تو اسے ہٹا دیا۔ اللہ نے اس کی قدر دانی فرمائی اور اسے بخش دیا۔ اب اس کے پاس اور کچھ بھی نہ ہو خرچ کرنے کے لئے تو تکلیفیں دور کر دے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ آپ کبھی ایک **ٹہنی ہٹادیں** تو آپ ساری عمر کی نیکیاں کما گئے۔ مضمون کی گہرائی میں اتر کے سمجھنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ کا **بیان ہے** کسی عام انسان کا بیان نہیں ہے۔ یہ اس میں مضمر ہے کہ وہ ایک غریب شخص ہوگا۔ ایسا غریب شخص **جو بنی نوع** انسان کی خدمت کرنا چاہتا ہے لیکن کر نہیں سکتا۔ ایسا شخص بعض دفعہ دکھ دور کر کے خدمت کر دیا کرتا ہے رستے سے کانٹا ہٹا دیتا ہے تو ایک خدمت کر دیتا ہے۔ تو اس نے اس خیال سے جھاڑی ہٹائی کہ کسی ننگے پاؤں چلنے والے کے پاؤں کو نقصان نہ پہنچ جائے یہ بھی میرا ایک صدقہ ہے۔ تو فرمایا اس کی قدر دانی اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ چونکہ اس کے مزاج میں یہ بات داخل تھی وہ بنی نوع انسان کی بھلائی چاہتا تھا کہ اسے بخش دیا۔ (ترمذی باب ما جاء فی اماطة الاذی عن الطریق)

تو آپ میں سے وہ جو مثلاً وقف ہیں بنی نوع انسان کی خدمت پر جیسا کہ **اب ہومیو پیتھک کا جماعت میں ایک جوش پھیلا ہوا ہے ، مفت دوائیں تقسیم کرتے ہیں، بیمار گھروں میں جا کر بھی ان کو پوچھتے ہیں تو اس کو معمولی کام نہ سمجھیں، یہ بخشش کا ایک بہانہ ہے**۔ اور جو اللہ کی رضا کی خاطر اس کے بندوں کی تکلیفیں دور کرنے کے لئے محنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کبھی بھلاتا نہیں کیونکہ اس کی تعلیم یہ ہے کہ تھوڑے پر شکر کرو تو اللہ کے مقابل پر تو بندے کی ہر خدمت ہی تھوڑی ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ بندوں سے تو کہے کہ تھوڑے پر شکر کرو اور آپ تھوڑے پر شکر نہ کرے۔ آپ بھی شکر کرتا ہے اور بندے کی ہر خدمت تھوڑی ہے اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ تو گویا کہ ہر خدمت پر شکر کرتا ہے اور یہ بھی اسی شکر کی مثال ہے ایک کانٹا ہٹانے پر بھی خدا شکر کرتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرنا یہ ہے۔

ایک اور حدیث حضرت ابو ہریرہؓ ہی کی لی گئی ہے ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار ان کو مخاطب کر کے فرمایا اے ابو ہریرہ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر تو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا یعنی تقویٰ اور پرہیزگاری ہو تو پھر عبادت نصیب ہوا کرتی ہے۔ اگر تقویٰ نہ ہو تو عبادت کیسی۔ **عبادت کی جان تقویٰ ہے، تقویٰ نہ ہو تو عبادت ہو ہی نہیں سکتی**۔ ناممکن ہے۔ **جتنا تقویٰ انسان کا بڑھے گا اتنا اس کی عبادت کا معیار بڑھے گا**۔ فرمایا تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر تو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔

اب حضرت ابو ہریرہؓ سب سے بڑے عبادت گزار کیسے بن سکتے تھے۔، سب سے بڑے عبادت گزار تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ مگر آپ عبادت گزار سب سے بڑے بنے اس لئے تھے کہ آپ تقویٰ میں سب سے بڑے تھے۔ تو تُو کا محاورہ ایک محاورہ ہے، مراد ہے جو بھی تقویٰ میں سب سے آگے ہو گا وہ عبادت گزاری میں بھی سب سے زیادہ ہو جائے گا اور یہ بات اپنے نفس کو جانتے ہوئے آپؐ کر رہے تھے یہ خیالی فرضی بات نہیں ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بسا اوقات اپنی خوبیوں کو چھپانے کی خاطر اس رنگ میں کلام فرماتے تھے کہ عامۃ الناس کو پیغام بھی پہنچ جائے اور پتہ بھی نہ چلے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ہی بات کر رہے ہیں۔ اب یہ دیکھ لیں لازماً رسول اللہ ﷺ اپنی مثال دے رہے ہیں ورنہ ابو ہریرہ بے چارے میں کیا مجال تھی کہ وہ تقویٰ میں سب دنیا سے آگے بڑھ جائے جبکہ تقویٰ میں سب سے بڑھا ہوا اور عبادت میں سب سے بڑھا ہوا سامنے موجود تھا، وہی بات کر رہا تھا۔

پھر فرمایا قناعت اختیار کر تو سب سے بڑا شکر گزار شمار ہوگا۔ اب وہی مضمون جو میں پہلے آپ کے سامنے عرض کر چکا ہوں قناعت کا شکر سے بہت گہرا تعلق ہے۔ قناعت کا مطلب ہے تھوڑے پر بھی راضی ہو جانا اور قناعت ایسی کہ دنیا کا سب سے زیادہ شکر گزار بن جائے۔ یہ رسول اللہ کی قناعت کے سوا کسی اور قناعت کا ذکر ہو ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا اس وقت اور آج یا آئندہ یا اس سے پہلے کبھی کوئی ایسا پیدا ہوا ہو جس نے قناعت ایسی اختیار کی ہو کہ خدا کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ بن گیا ہو۔ تو ابو ہریرہ کو مخاطب کر کے وہ باتیں کہہ رہے ہیں جو اپنی سیرت کے نمونے ہیں۔

قناعت کے مضمون میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی پر اگر آپ غور کریں تو یہ مضمون بھی داخل ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بے انتہاء دیا مگر آپ میں یہ حوصلہ تھا کوئی بناوٹ نہیں تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کے شکر ادا کرنے کی خاطر اس کے بندوں میں تقسیم کر دیا اور بعینہٖ یہ یہی سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا سے سیکھی تھی۔ اب اس پر اگر آپ تصنع سے کوشش کریں گے تو آپ ہار جائیں گے اور ہو سکتا ہے ٹوٹ کر رہ جائیں۔ **مگر اگر قناعت کے مضمون کو سمجھتے ہوئے شکر ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو رفتہ رفتہ آپ کا حوصلہ بڑھنے لگے گا اور جو نعمت اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرتا چلا جائے گا آپ اس میں دوسروں کو شریک کرتے رہیں گے۔**

پھر فرمایا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تم قناعت بھی کر رہے ہو، شکر بھی ادا کر رہے ہو اللہ کا لیکن اپنے لئے کچھ اور پسند کرو، دوسروں کے لئے کچھ اور پسند کرو۔ اس میں صدقات کی حکمت سکھا دی گئی ہے اور اس حکمت پر غور بہت ضروری ہے۔ پھٹے پرانے کپڑے غریبوں میں تقسیم کرنا ہرگز صدقہ نہیں ہے۔ ایسا کھانا غریبوں میں تقسیم کرنا جس میں کچھ بدبو پیدا ہو چکی ہو یہ ہرگز صدقہ نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرو وہ دوسروں کے لئے پسند کرو۔ تو جب بھی آپ خدا کی خاطر صدقہ دینا چاہیں تو اپنے کپڑوں میں سے بھی اچھے چنا کریں اور ایسے حال میں چن لیا کریں جب آپ ان کو خود پہنیں تو آپ کو شرم نہ آئے جو اگر پرانا بھی ہو تو وہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر ہوگا کیونکہ اس پرانے میں ابھی اتنی بوسیدگی نہیں آئی کہ آپ اسے پھینک دیں یا اسے پہنتے وقت شرم محسوس کریں۔ پہنا ہوا کپڑا آپ استعمال کریں تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ حضرت نواب صاحب کا پہنا ہوا کوٹ خود استعمال کر لیا تھا۔ کیونکہ آپ نے اس نیت سے بھیجا تھا کہ کسی ضرورت مند کو جو اس کو پہن کر شرم محسوس نہ کرے یا ضرورت مند کو دے دیا جائے۔ چونکہ خود وہ سمجھتے تھے کہ میرے پہننے کے لائق نہیں رہا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عظیم سبق سکھایا کہ وہ کوٹ اپنے لئے لے لیا اور خود پہنا جس کا مطلب یہ تھا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا بھی پردہ رکھ لیا، یہ کوٹ ابھی ایسا ردّی نہیں ہوا کہ کوئی پہن نہ سکے، میں پہن رہا ہوں اور پھر مجھے اب یاد نہیں وہ کوٹ کسی کو دیا تو پہننے کے بعد دیا ہوگا تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ایک ردّی اور بیکار چیز دی گئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو پھٹا پرانا بھی ایک نعمت عظمیٰ ہوا کرتا تھا۔

تو یہ مضمون ہے جو اس کو سمجھ لیں اپنے کپڑے اس وقت لوگوں کو دیا کریں جب وہ ابھی آپ

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR

&

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

STAR

☎ 543105

CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &

RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY

KANPUR-1- PIN 208001

کے کام کے ہوں اور نیا دے سکیں تو نیا بھی دیں اور نیا خرید کر بھی دے سکتے ہوں تو نیا خرید کے بھی تحفے دیں۔ تو اپنے تحفوں میں اپنی پسند کو ملحوظ رکھیں جو چیز پسند ہو وہ دیا کریں۔ کھانا پسند ہو جو پسند کھانا ہے وہ دیا کریں، جو کپڑا پسند ہے وہ پسند والا کپڑا دیا کریں۔ فرمایا یہ کیوں ضروری ہے۔ مومن ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اگر تم سچے مومن ہو، ایمان لاتے ہو اللہ پر اور ایمان کا ایک معنٰی ہے اس پر توکل اور انحصار کرنا، اس کی حفاظت میں آجانا تو پھر یہ طریق اختیار کرو اور سچے مومن بن کر لوگوں کو اپنی پسند کی چیزیں دیا کرو۔

پھر فرمایا جو تیرے پڑوس میں بستا ہے اس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو تو سچے اور حقیقی مسلم کہلا سکو گے یعنی پڑوسیوں کو کسی قسم کا دکھ نہ دو انہیں تمہاری طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچے بلکہ امن میں ہوں۔ مسلم کا معنٰی ہے جس سے ایک انسان امن میں ہو۔ تو پڑوسی تم سے امن میں ہوں تو پھر سب دنیا تم سے امن میں ہے اگر پڑوسی ہی امن میں نہیں تو دنیا میں کوئی بھی تم سے امن میں نہیں ہوگا۔

اور آخر پہ یہ کہ کم ہنسا کرو اور بہت زیادہ قہقہے لگانا اور ہنسنا، قہقہے تو ترجمے والوں نے لکھ دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کثرت سے ہنستے ہی چلے جانا اور یہی عادت ثانیہ، فطرت ثانیہ بنالینا کہ ہر وقت مخول اور ٹھٹھے کا شغل ہے اور کبھی بھی آنکھیں خدا ترسی میں آنسو نہیں بہاتیں، سنجیدہ باتوں میں دل بالکل نہیں لگتا صرف تمسخر، صرف مذاق اگر یہ کروگے تو پھر تمہارا دل مردہ ہو جائے گا، کچھ بھی اس میں جان باقی نہیں رہے گی۔

پس جماعت احمدیہ زندہ دلوں کی جماعت ہے ان کے دل اس طرح زندہ ہونگے جیسے رسول اللہ ﷺ نے ان کو زندہ کرنے کے سبق ہمیں سکھا دئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اور قادیان کے جو باشندے اس خطبے کو سن رہے ہوں وہ یہ یاد رکھیں کہ بہت سے غریب ان میں سے ہیں ان کو قانع بنائیں ان کو شکر گزار بنائیں اور ان کے سینوں میں زندہ دل پیدا کریں۔ تو انشاء اللہ یہی دس ہزار جو ہیں یہ لکھو کھہا بلکہ کروڑوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بروز جمعہ مورخہ 28 مئی 1999 کو بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:۔

ا۔ مکرمہ انوری بیگم رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مرحوم لندن ان کی عمر 78 سال تھی

نماز جنازہ غائب:۔

ا۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد سلیم بٹ چونڈہ۔ ۲ر مئی کو آپ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں قریبی گاؤں ڈوگرا گئی تھیں ایک نو مبائع مکرم عابد صاحب کے گھر بیٹھی تھیں کہ ایک بدبخت نے چھری سے وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ ہسپتال میں 13 بوتلیں خون لگا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکیں اور 9 مئی 99 کو خدا کی راہ میں شہید ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۔ مکرم ناصر فاروق سندھو صاحب۔ مربی سلسلہ مقیم چک نمبر 390/W-B ضلع لودھراں 13 اپریل 99 کو بہاولپور ریلوے اسٹیشن پر ٹرین سے اترتے ہوئے حادثہ میں شہید ہو گئے۔

۳۔ 3 مئی 1999 کو فجی آئی لینڈ کے سمندر میں کشتی کو ایک خطرناک حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں ہمارے مبلغ مکرم محمد افضل ظفر صاحب کی فیملی کے مندرجہ ذیل افراد ڈوب کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی دو بیٹیاں اس حادثہ میں خدا کے فضل سے بچ گئی ہیں۔ (ا) امۃ المتین ناصرہ صاحبہ (اہلیہ) عمر 47 سال (۲) ناصرہ ظفر صاحبہ (بیٹی) عمر 15 سال (۳)۔ سارہ ظفر صاحبہ (بیٹی) عمر 12 سال (۴) رابعہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی) عمر ساڑھے دس سال (۵) عطاء المنعم اکمل صاحب (بیٹا) عمر 6 سال (نعش نہیں ملی)

۴۔ مکرمہ مسز شوقیہ چکماک آف استنبول ترکی والدہ محترمہ امینہ چکماک صاحبہ (MTA لندن) مرحومہ انتہائی مخلص فدائی احمدی تھیں۔ آپ نے اپنا خوبصورت گھر جماعت کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 75 برس تھی۔

۵۔ مکرم ملک منظور احمد صاحب انور ابن مکرم میاں محمد فضل صاحب عرف مغلا آف چنیوٹ (والد مکرم رشید احمد صاحب ارشد مبلغ سلسلہ انگلستان)

۶۔ مکرم چوہدری محمد عبد السمیع صاحب آف لاہور برادر ڈاکٹر عبد السلام صاحب مرحوم۔ آپ مخلص فدائی احمدی تھے جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔

درخواست دُعا

مکرم ڈاکٹر مظفر حسین صاحب ملک (بنگالی) مقیم قادیان جو بدر کے خصوصی معاون ہیں اپنی مشکلات کے ازالہ دینی و دنیوی ترقیات اور حصول رضائے الٰہی کے لئے جملہ قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ظہیر احمد خادم مینجر ہفت روزہ بدر قادیان)

آگرہ سرکل یوپی کی تبلیغی سرگرمیاں

علاقہ ملکانہ میں جب احمدیت کا نفوذ ہوا تو شدید مخالفتیں ہوئیں مگر احمدیت کے سیلاب کو کسی مخالفت کی دیوار نہ روک سکی اور احمدیت آج اس علاقہ کے دور دراز علاقوں میں قائم ہو گئی ہے چنانچہ کافی عرصہ تک علاقہ ملکانہ کا ہیڈ کوارٹر ساندھن رہا مگر بعض ذرائع اور ابلاغ کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اللہ کے فضل سے آگرہ دھنولی میں نیا ہیڈ کوارٹر نہایت ہی دیدہ زیب اور خوبصورت رنگ میں احمدیہ مشن قائم ہو چکا ہے اور یہیں سے تقریباً آٹھ دس اضلاع کی نگرانی ہوتی ہے۔

جیسے جیسے مخالفت کی آندھی تیز ہوتی جاتی ہے احمدیت اتنا ہی پھیلتی چلی جارہی ہے مخالفت کا عالم یہ ہے کہ جہاں جہاں ہم نئی جماعت قائم کر کے وہاں اپنا معلم متعین کر دیتے ہیں غیر احمدی ملاّں اس تاک میں ہوتے ہیں کہ احمدی مولویوں کو گاؤں سے نکال دیا جائے چنانچہ اس کی ایک تازہ مثال ماہ جون کے وسط میں بھی سامنے آئی چالیس غیر احمدی دیوبندی عالم فیروز آباد اور دیگر شہروں سے بمقام اودھرا ضلع فیروز آباد پہنچے اور وہاں موجود ہمارے معلم مکرم مولوی مظفر احمد خان صاحب کو نکال دینے کی دھمکیاں دینے لگے اور گاؤں والوں کو اکسانے لگے مگر اللہ کے فضل سے ان نئے احمدیوں نے جہاں ابھی حال ہی میں یہ جماعت قائم ہوئی ہے نہایت مضبوطی کے ساتھ اپنے ایمان کا مظاہرہ کیا چنانچہ اس گاؤں سے ہمارے معلم صاحب آگرہ، خاکسار کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ چالیس علماء آئے ہیں اور بُرا بھلا کہہ رہے ہیں آپ چلیں خاکسار اسی دن دوسرے علاقہ سے دورہ کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر پر آیا تھا کہ یہ پیغام ملا چنانچہ خاکسار اپنے ہمراہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب معلم کو لیکر رات ساڑھے سات بجے گاؤں اودھرا پہنچا اور رات دس بجے سے رات ایک بجے تک ان چالیس علماء کرام سے بحث و مباحثہ ہوتا رہا اللہ کے فضل سے اس مباحثہ سے نئے احمدیوں کے ایمان میں اور تازگی اور مضبوطی ہو گئی اس مباحثہ میں چالیس علماء دیوبندی کی شکست ہوئی

اسی طرح اس علاقہ میں ایسی نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں کہ جن کی ایمانی جرأت کسی سے کم نہیں۔ چنانچہ ضلع ایٹہ میں ایک حال میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے جس کا نام ہے سنہار وہاں کے ایک دوست جو صدر جماعت کے عہدہ پر فائز ہیں۔ مکرم علی حسن صاحب نہایت جواں دل ایمانی جرأت والے احمدیت کے شیدائی ہیں غیر احمدیوں سے اکیلے ہی نہایت جرأت مندانہ طریق پر مقابلہ کرتے ہیں انہوں نے اپنی زمین میں مسجد بنوائی ہے اور اس کا نام مسجد احمدیہ رکھا ہے اس گاؤں میں بھی تبلیغی جماعت والے جاتے ہیں مگر اس علاقہ میں جہاں ہمارے احمدی بھائی رہتے ہیں دامن بچا کر چلے جاتے ہیں اس کے علاوہ ایک اور نئی جماعت ضلع مین پوری میں قائم ہوئی ہے۔ وہاں جب ہمارا دورہ ہوا تو نئے احمدی ہماری آمد پر تشریف لائے اور جب ان سے ہم نے چندہ لازمی کی بات کی تو اللہ کے فضل سے ہزاروں کے وعدے کئے اور اپنا اپنا بجٹ بنوایا یہ تو چند نئی جماعتوں کی جھلکیاں ہیں اللہ کے فضل سے اس علاقہ میں احمدیت کی آغوش میں فوجوں کی شکل میں لوگ داخل ہو رہے ہیں ہمارے تمام معلمین جو اس علاقہ میں متعین ہیں نہایت جواں مردی اور ہمت کے ساتھ تبلیغی اور تربیتی کام سرانجام دے رہے ہیں انہیں کی محنتوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں درختِ احمدیت کی شاخوں کو دراز کر رہا ہے حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد اور منشاء کے مطابق ثمرات کو ہم اکٹھے کر رہے ہیں چنانچہ جو نئے احمدی ہوتے ہیں ان کے ساتھ بھی بہت تشدد انہ رویہ غیر احمدی ملاّں کرتے ہیں چنانچہ مکرم محمد اسماعیل صاحب آف فیروز آباد پچھلے سال جلسہ سالانہ میں قادیان تشریف لے گئے جونہی وہ قادیان سے اپنے شہر میں واپس تشریف لائے کہ ان کے خلاف فتوے صادر ہو گئے اور ان کے گھر کے صحن میں جلسہ عام منعقد کر کے ان سے سوشل بائکاٹ کر دیا گیا مگر رشک ہے اس نئے احمدی پر جنہوں نے ایمانی جرأت اس طرح دکھائی کہ دوسرے لوگوں کے حوصلے بلند ہو گئے اور وہ شخص ایمان میں اور مضبوط ہو گیا اور یہاں تک کہہ دیا کہ تم لوگوں کو جو کچھ کرنا ہے کر ڈالو میں تو اس صداقت سے انحراف نہیں کر سکتا۔

ان تمام پروگراموں کے پیچھے ہمارے محترم صوبائی امیر صاحب یوپی اور مکرم نگران دعوت الی اللہ یوپی کی راہنمائی حاصل ہوتی رہتی ہے۔ جس کے مطابق یہ تمام امور سرانجام پاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین (نذر الاسلام مبلغ سلسلہ آگرہ-یوپی)

دُعائے مغفرت

میری بچی رضیہ بیگم ۱۷ مئی کی شام وفات پا گئی ہے۔ اس کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(محمد شمس الدین چنچل گوڑہ حیدر آباد)

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

کچھ نیند کے متعلق

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ایم اے ... احمدیہ ... (الفرقان)

سونے اور جاگنے کی اہمیت

امریکہ کے ایک ماہر علم الابدان نات تھنیئل کلائٹ مین صاحب (Nathanial Kleitman) کا کہنا ہے کہ نیند انسانی نشوونما کے بالکل ابتدائی اور اولین دور کی ایک حالت کا نام ہے۔ سونے کا وجود جاگنے پر دلالت کرتا ہے چنانچہ روزی کا کمانا۔ زندگی کا قائم رکھنا حسب منشاء خواہشات کا پورا کرنا اور اپنے مختلف پسندیدہ امور کا بجالانا جاگنے اور بیدار رہنے کی اہمیت کو واضح کر دیتا ہے۔ نیند انسانی حیات و بقا کی ایک اہم اور بنیادی ضرورت ہے۔ چنانچہ ہمارا مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ وہ جانور جو بیس بیس دن بغیر کھائے پیئے گذار لیتے ہیں وہ صرف چار پانچ دن کی بے خوابی کے باعث ہی لقمہ اجل بن گئے۔ ایک انسان کیلئے یہ ممکن ہے کہ وہ چھ ہفتے کی لمبی فاقہ کشی برداشت کر لے لیکن اگر اسے مسلسل دس دن بیدار رہنا پڑے تو وہ شاید ہی گیارھویں دن زندہ رہ سکے۔

نیند کی نارمل یا معیاری مقدار

پندرہ سے بیس سال تک کے لوگوں کی ایک کثیر تعداد چوبیس گھنٹوں میں اوسطاً آٹھ گھنٹے سوتی ہے لیکن یہ نیند کی کوئی قطعی حد نہیں۔ ہر انسان اپنی طبعی ضروریات میں دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ ایک محدود کام کاج والا آدمی ایک ذہنی طور پر مستعد اور چوکس رہنے والے کی نسبت زیادہ سوئے گا۔ دن کی مصروفیات کا انتظار کرنے والا انسان زیادہ نہیں سو سکتا۔ اور یہ امر ہمارے دماغی عمل کی انتہائی ترقی یافتہ حالت پر دلالت کرتا ہے۔ دماغی عمل سے ہماری مراد وہ خیالات اور خواہشات ہیں جو ہر وقت انسانی دماغ میں موجزن رہتی ہیں۔ کائنات عالم کے کل جانداروں میں غالباً انسان ہی سب سے کم سوتا ہے۔

کیا آپ آٹھ گھنٹے کی بجائے چار پانچ یا چھ گھنٹے سو کر گذارہ کر سکتے ہیں

اکثر لوگوں کو یہ سوال کرتے سنا گیا ہے اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ کم سے کم سونے کی کوشش کیجئے اور پھر دیکھئے کہ کیا نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔ اگر آپ مندرجہ ذیل نتائج پر پہنچے ہوں تو حالات تسلی بخش ہیں۔

۱۔ آپ بغیر الارم صحیح وقت پر بیدار ہو جاتے ہیں۔

۲۔ بیداری کے اوقات میں آپ پوری طرح چاک و چوبند رہتے ہیں یعنی اونگھ اور نیند کا احساس نہیں ہوتا۔ ظہرانہ 'عصرانہ یا عشائیہ کے بعد دس پندرہ منٹ ستا لینا بہت مفید اور فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے آپ کی طبیعت ایک قسم کا سکون اور اطمینان حاصل کرے گی اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ دن بھر کے دوسرے اوقات میں چست اور مستعد رہیں گے۔ ایسا کرتے وقت تنگ اور کسے ہوئے جوتے اتار لئے جائیں تو اور بھی زیادہ اچھا ہے۔ یہ طریق سوتے جاگتے ہر حالت میں برابر کا مفید ہے۔

کیا نیند کا قرضہ اتارا جا سکتا ہے

اگر آپ سونے اور جاگنے کے معاملہ میں بہت زیادہ سخت اور باقاعدہ نہیں تو اس سوال کا جواب "ہاں" میں ہے۔ فرض کریں کہ آپ پورا ہفتہ ہر رات معمول سے ایک دو گھنٹے کم سوئے ہیں تلافی مافات کے طور پر اگر آپ ایک صبح دیر تک سوئے رہیں تو قرضہ اتارا جا سکتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کا مزاج پہلے کی طرح پر سکون' آپ کا جسم پہلے کی طرح چست اور دماغ پہلے کی طرح بیدار ہے۔

نیند اور پیرانہ سالی

جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اس کی نیند کی حاجت بھی بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بالکل پیرانہ سالی میں انسان بہت ہی کم سوتا ہے۔ مشاہدہ بتاتا ہے کہ نوزائیدہ بچے تمام دن کا دو تہائی سونے میں گذارتے ہیں جبکہ بالغ انسان صرف ایک تہائی سوتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک بالغ انسان جتنا سوتا ہے اس سے دگنا بیدار رہتا ہے۔ ہر گھنٹہ کی نیند ہمارے لئے دو گھنٹے کی بیداری مہیا کر سکتی ہے۔ ذیل میں عمروں کے لحاظ سے نیند کی چند اوسط مقداریں درج کی جاتی ہیں۔ یہ مقداریں اعداد و شمار سے حاصل کی گئی ہیں۔

عمر	نیند کی اوسط مقدار
06سال	سوا گیارہ گھنٹے
10سال	10 گھنٹے
15سال	9 گھنٹے
20سال	سوا آٹھ گھنٹے
25سال	8 گھنٹے
60سال	7 گھنٹے

استثنائی حالات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بعض بوڑھے غیر معمولی طور پر زیادہ سوتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ چھوٹی عمر میں ہی بعض بہت کم سوتے ہوں۔ دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ بہت ہی کم سوتے ہیں وہ دن کا اکثر حصہ اونگھ کی حالت میں ہی گذار دیتے ہیں۔

کیا بعض لوگ طبعاً دیر سے سوتے ہیں؟

اس سوال کا جواب بھی "ہاں" میں ہے۔ تجربوں سے پتہ چلا ہے کہ ہمارے سونے اور جاگنے کی قوت دن اور رات کے اوقات کے ساتھ ساتھ گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ اس اختلاف کا ذمہ دار ہمارے جسم کا درجہ حرارت ہے۔ ہمارا درجہ حرارت چوبیس گھنٹوں میں دو درجے کے قریب بڑھتا یا گھٹتا ہے۔ صبح 2 سے 6 بجے تک ہمارا درجہ حرارت کم سے کم ہوتا ہے۔ جونہی ہمارے جسم میں فعالی قوت لوٹتی ہے جسم کی حرارت بڑھنے لگتی ہے۔ ذہنی اور جسمانی لحاظ سے ہم زیادہ سے زیادہ چست اور مستعد اسی وقت ہوتے ہیں جبکہ ہمارا ٹمپریچر اپنی انتہائی بلندی پر ہوتا ہے۔

یہ بلندی نسبتی اور اضافی ہوتی ہے۔ اکثر لوگوں میں یہ دوپہر سے تھوڑا وقت بعد ہی نمایاں ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ سہ پہر کے بعد مغرب سے کچھ پہلے درجہ حرارت کی اس انتہا کو پہنچتے ہیں۔ یہ فطری طور پر راتوں کو جاگنے والے لوگ رات گئے تک خوشی خوشی اپنے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صبح کو دیر سے اٹھتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو سونے کے مختلف پروگراموں کے مطابق ڈھال سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمارے جسم کا درجہ حرارت ان پروگراموں کی مطابقت میں تبدیل ہوتا رہے۔ اس طرح بالآخر ان پروگراموں کے مطابق ایک لائحہ عمل بنا لیتے ہیں۔ ماں جو کہ رات گئے تک بیدار رہتی ہے کئی سال تک صبح سویرے بیدار ہو سکتی ہے۔ اور اپنے بچوں کو بروقت سکول روانہ کر سکتی ہے۔ لیکن جب بچے بڑے ہو جائیں گے تو ممکن ہے کہ ماں کا عمل معیاری نیند کی طرف لوٹ آئے اور وہ دس گیارہ بجے تک سوئی رہا کرے۔

بیداری کے بعد ستانا

جاگنے کے بعد تھوڑا سا اور ستا لینا اچھی عادت نہیں ہے کیونکہ اس طرح انسان اپنے آپ کو زیادہ نیم خوابیدہ اور ست پائے گا۔ چپ مین پنچر (Chapman pincher) مصنف کتاب "زیادہ نیند کیونکر حاصل کی جائے ؟" اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ پہلے چار گھنٹوں میں انسان بہت گہری نیند سوتا ہے۔ دوسرے تین گھنٹوں میں نیند کا زور کم ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ پھر گہری نیند کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ اس دور کے آغاز میں اگر آپ پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو ممکن ہے آپ کو نیند کا یہ دور مکمل کرنا پڑے۔ نیند کے غلبہ کی صورت میں آپ اس دور کو بھی پہلے دور سے بالکل مشابہ پائیں گے۔

کیا خواب آور گولیاں نقصان دہ ہیں؟

یہ گولیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ تیز اور طاقتور مثلاً باربی ٹیوریٹ ان کے استعمال سے قبل مشورہ اور ہدایت بہت ضروری ہیں۔ ہلکی سکون بخش ان کیلئے کسی خاص ہدایت یا مشورہ کی ضرورت نہیں۔ اول الذکر قسم کی گولیاں صرف اسی صورت میں مفید اور بے ضرر ثابت ہو سکتی ہیں جبکہ انہیں کسی ماہر ڈاکٹر کی رائے یا مشورہ لینے کے بعد استعمال میں لایا جائے۔ گولیوں کے استعمال کا عادی ہو جانا بہر حال خطرناک اور ناپسندیدہ ہے۔ اگر دوائی کے استعمال پر فوری نتائج و اثرات تسلی بخش نظر نہ آئیں تو ممکن ہے آپ دوائی کی بہت زیادہ مقدار میں استعمال کر لیں۔ اس سلسلہ میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے یہ بھی اندیشہ ہے کہ کسی ناگہانی ضرورت کے وقت آپ خواب آور گولیاں کھا کر سو رہنے کو ترجیح دیں۔ خواب آور گولیوں کو بوڑھے کے عصا کی حیثیت دینا بھی خطرناک ہے۔ عادت سے مجبور ہو کر ان گولیوں کا استعمال آدمی کو تنگ ظرف بنا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ نجی معاملات میں بھی بڑاست ہو جاتا ہے۔

موخر الذکر گولیاں زیادہ بے ضرر ثابت ہوئی ہیں کیونکہ ان کے اثرات بہت ہی ہلکی نوعیت کے ہوتے ہیں (بعض لوگ اس سلسلہ میں اینٹی ہسٹیمنز گولیوں کا نام لیتے ہیں جو کہ اونگھ لانے میں بہت ہی کار آمد ثابت ہوئی ہیں) بعض کو یہ کہتے بھی سنا گیا ہے کہ یہ گولیاں اس قدر ہلکی نوعیت کی ہیں کہ ان سے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے خواب آور گولیوں کے استعمال سے جسم یا دماغ پر کیا اثرات پڑ سکتے ہیں؟ اس سلسلہ میں ماہرین کی تحقیق ابھی تشنہ تکمیل ہے اس لئے حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

کیا کافی (قہوہ) آپ کو بیدار رکھ سکتی ہے

کافی' چائے اور کولا میں جو نشاط انگیز عنصر پایا جاتا ہے اس کو کیفین (Caffein) کہتے ہیں عادی قہوہ نوشوں کے متعلق دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی نیند کو خراب کئے بغیر کافی مقدار میں قہوہ پی سکتے ہیں۔ تاہم ایک قلیل تعداد لوگوں کی ایسی بھی ہے جو کیفین سے پیدا شدہ انگیخت کو محسوس کرتی ہے اگر اس قسم کے لوگ آٹھ بجے کے قریب قہوہ پی لیں یا کافی آئس کریم کا ایک کفچہ کھا لیں تو وہ شاید صبح کے تین بجے تک نہ سو سکیں۔

بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ قہوہ ہمیں بیدار رہنے پر مجبور کرتا ہے چنانچہ یہ مغالطہ واقعی ان کی نیند کو اچک لیتا ہے دوسری طرف اگر یہی لوگ صرف اس خیال سے کہ قہوہ میں کیفین کا عنصر نہیں ہے اصلی قہوہ ہی پی لیں تو عین ممکن ہے کہ باوجود ایں ہمہ ان کی نیند پر کوئی اثر نہ پڑے۔ یہ امر بتاتا ہے کہ نیند کے معاملہ میں نفسیاتی پہلو بہت اہم کردار ادا کرتا ہے کوئی بھی فکر و غم خواہ اس کا تعلق نیند سے ہو یا کافی سے یا کسی غیر ادا شدہ بل سے آپ کی نیند کو اچاٹ کرنے کیلئے کافی ہے۔

نصف شب سے پہلے اور بعد کی نیند یہ خیال کہ آدھی رات سے پہلے کا دو گھنٹے سو لینا بعد کے چار گھنٹوں سے بہتر ہے اس واضح حقیقت پر مبنی ہے کہ ہم میں سے اکثر کو صبح سویرے اٹھنا ہوتا ہے اس لئے جس قدر جلدی سویا جائے گا اسی قدر زیادہ سکون اور آرام حاصل ہوگا دراصل نیند کو اس بات سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ پہلے نصف میں آئے یا دوسرے نصف میں ضروری چیز صرف یہ ہے کہ بیدار ہونے تک مطلوبہ نیند پوری ہو جائے۔ نیند کے اوقات کی تخصیص کرنا مشکل ہے۔

خواب اور نیند

ایک واضح اور قوی اثرات کا حامل خواب عموماً زبردست جذباتی اشتعال کے باعث وقوع میں آتا ہے۔ چنانچہ اس سے جسم میں ایک قسم کی گھبراہٹ

اور ہیجان سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کے ہیجان سے جسم میں تھر تھراہٹ اور ارتعاش پیدا ہو جائے یا سانس پھول جائے یا عمل امعا اس حد تک شدت اختیار کرلے کہ سیڑھیوں پر چڑھنے کے تناؤ کے برابر ہو جائے تو ایسی صورت میں نیند خراب ہونے کا احتمال ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض حالات میں خواب ہماری نیند میں خلل انداز ہو سکتا ہے۔

سونے کا بہترین انداز

لندن کے ڈاکٹر جیمز میکڈانل کا خیال ہے کہ پہلو کے بل سونا بہت مفید رہتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر کمر یا سینہ کے بل سویا جائے تو ان کے جوڑوں میں تناؤ پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے جو بعد میں مستقل دردوں میں تبدیل ہو جائے گا۔ کمر کے بل سونے والوں کی ایڑیوں کی نسیں پھیل کر کمر میں تناؤ پیدا کر دیتی ہیں۔ اور سینہ کے رخ سونے والوں کو اپنا سر پہلو کے رخ کرنا پڑتا ہے اور یہ ایسی صورت میں ممکن ہے کہ گردن کو موڑا جائے بہر حال دونوں ہی صورتیں خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہیں۔

سونے کا بہترین درجہ حرارت

تازہ ہوا کے دلدادے کمرہ میں ٹھنڈی ہوا کے سیلاب کو بہت پسند کرتے ہیں لیکن انہیں یہ امر ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ وہ اس طرح مفت میں سانس کی بیماریوں اور سردی سے متاثر ہوئی کی خصومت کو گلے ڈال رہے ہیں۔ خواب گاہ کا موزوں ترین درجہ حرارت جو کہ ایک پرسکون نیند لانے میں ممد ثابت ہو سکتا ہے 55 درجہ فارن ہیٹ ہے مگر اس کے ساتھ کمرہ میں 45 فیصد نسبتی رطوبت بھی ضروری ہے ایسے لوگ جن کا استحالہ کم ہو یا جن کا تنفس بہت حساس ہو یا جن کی ہڈیوں میں خلا پائے جاتے ہوں یا جن کا دوران خون سست ہو یا جن کو نقرس یا وجع المفاصل کی ٹیسیں محسوس ہوتی ہوں ان کیلئے زیادہ درجہ حرارت مفید رہتا ہے۔

گہری نیند کیلئے کم درجہ حرارت بہت مفید ثابت ہوا ہے کمرہ خواہ گرم ہو یا سرد۔ اوڑھنیوں کے نیچے کا درجہ حرارت بہر حال یکساں رہنا چاہئے۔

ہم ہر گھنٹہ یکساں سوتے ہیں؟

مختصراً اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ نیند بہاؤ کی صورت آتی ہے جو آغاز کار زیادہ ہوتا ہے اور بعد میں بتدریج کم ہوتا جاتا ہے۔ کم گہری نیند کی حالت میں ہم اکثر پہلو بدلتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں خواب بھی بہت آتے ہیں۔ فجر کا خوبصورت سرخی مائل رنگ ہماری نیند میں بہت کم خلل انداز ہوتا ہے۔ مگر سورج کی روشنی ہمارے جسم میں حرکت اور گردوں میں ہیجان پیدا کر دیتی ہے بہت سخت اور بہت نرم بچھونے نیند میں سکون کو کم کر دیتے ہیں۔ شور سے بھی ہم بستر پر کروٹیں لینے لگتے ہیں۔ کمرۂ آرام جس قدر آواز روک اور لائٹ پروف یعنی روشنی روکنے والا ہوگا اسی قدر آپ زیادہ اطمینان اور سکون کی نیند سو سکتے ہیں۔ ایسے روشندان جن کی آواز کو دبایا جاسکے اسی طرح مفید ثابت ہو سکتے ہیں جس طرح کہ آواز کو جذب کر لینے والے پردے ہوتے ہیں۔

رات کو جاگ کر دوبارہ سونا

ایک عام آدمی تو فوراً ہی بغیر کسی تکلیف کے سو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ بسا اوقات یہ بھی بھول جاتا ہے کہ وہ رات کو اٹھا تھا۔ آج کل بے خوابی کا مرض بڑا اہم مسئلہ بن گیا بنجمن فرینکلن کا خیال ہے کہ دو بستروں کا انتظام بہت مفید ثابت ہوگا۔ ایسی حالت میں اگر ایک تھکا دینے والے اور گرم بستر کو چھوڑ کر آپ ایک چست تسکین بخش اور ٹھنڈے ٹھنڈے بستر پر جا کر لیٹ جائیں تو بہت اچھے نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں۔ فرینکلن کے نزدیک اچاٹ اور بے قابو نیند کو اس کی پہلی اور اصلی حالت پر واپس لانے کیلئے یہ طریقہ بہت کارگر ہے۔ علم الاعصاب کے ایک ماہر کی یہ رائے ہے کہ اگر بیداری کے وقت کے خواب کی کیفیت کو دریں حال دوبارہ پیدا کر لیا جائے کہ اس کے آثار ابھی ہمارے ذہن میں باقی ہوں تو اس طرح ایک ایسی ذہنی کیفیت بحال کی جاسکتی ہے جو کہ نیند کو اس کی اولین حالت پر لانے میں ممد ثابت ہوگی بہت سے لوگ اس غرض کیلئے لَے سے اشعار پڑھتے ہیں اور اچھی اچھی کہاوتیں دوہراتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے بستر کے قریب کسی گرم مشروب کا قرابہ رکھ لیتے ہیں۔

مذکورہ بالا تدبیر صرف اسی صورت میں کارگر ثابت ہو سکتی ہیں جبکہ ان پر پوری طرح غور و فکر کر لیا جائے یہاں اس امر کا ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ محض آرام کرنا بھی بعض حالات میں اتنا ہی مفید ہوتا ہے جتنا کہ نیند بالخصوص جبکہ فضا پرسکون ہو۔

کیا خراٹے قابل علاج ہیں؟

خراٹوں کا کوئی علاج نہیں تاہم اس کی شدت کو کم کیا جاسکتا ہے۔ خراٹوں کا باعث ناک میں پیدا شدہ وہ مزاحمتیں ہوتی ہیں جو کہ ہمارے حلقہ تنفس میں وقوع پذیر ہوتی ہیں اور جن کی موجودگی میں تالو کے پچھلے نرم حصہ میں اہتزاز سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں مبتلا لوگ زیادہ تر اس وقت خراٹے بھرتے ہیں جبکہ وہ کمر کے بل سوئے ہوئے ہوں۔ علم جراحی کے بعض ماہرین نے تالو کے اہتزاز اور ارتعاش کو کم کرنے کیلئے اس کے مزاحم حصہ کو سکیڑنے کی کوشش کی ہے مگر اس سلسلہ میں ماہرین کی کوششیں زیادہ بار آور ثابت نہیں ہوئیں۔ خراٹوں کی آواز سے تنگ لوگوں کو یہ بات تسلیم کرنی چاہئے کہ خراٹے بہر حال سونے والے کی بے فکری کی علامت ہیں۔ خراٹوں کی آواز سے بچنے کیلئے محافظ اذن آلہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نیند سے اچانک بیداری

نیند سے اچانک بیدار کر دینا درست نہیں ہے۔ اگر آپ کوئی بھیانک خواب دیکھ رہے ہیں تو ہر ایسا جھنجھوڑنا یا بلند چیخ یا کرخت الارم جو آپ کے حواس پر حملہ کی طرح وارد ہو جائے آپ کو دہشت زدہ کر دے گا۔ بعض ڈاکٹروں کا یہ خیال ہے کہ جاگنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ کوئی نفیس روح آپ کی چادر یا لحاف کے کونہ کو آہستہ آہستہ ہلاتی رہے۔ یہاں تک کہ آپ بتدریج ہوش میں آجائیں۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو فکر کی ضرورت نہیں آپ کے ٹائم پیس کے الارم کی آواز اس غرض کیلئے موزوں حد تک مدھم بھی ہے اور لمبی بھی۔ شاید ہی کوئی شخص اتنی گہری نیند سوتا ہو کہ اس کے لئے بلند آواز اور دہشت خیز الارم کی ضرورت ہو۔

(ماہنامہ خالد ستمبر 1960ء)

ارشاد نبوی ﷺ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

(منجانب)

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

جلسہ یوم خلافت

11 جولائی 99 کو مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کے زیر اہتمام احمدیہ مسجد جوبلی ہال حیدر آباد میں زیر صدارت محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم حافظ عبد القیوم صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم احمد عبد الحکیم صاحب نے خوش الحانی سے نظم پیش کی بعدہ مکرم اعمال الدین صاحب مکرم عبد المنان صاحب صوبائی قائد آندھرا اور خاکسار نے تقریر کی بعد ازاں مکرم نذیر احمد صاحب ریلوے نے ایک نظم پیش کی آخر میں محترم صدر اجلاس نے خلیفہ وقت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعلق خاص کے عنوان پر انتہائی بہترین انداز میں تقریر فرمائی۔ جلسہ میں انصار۔ خدام اطفال لجنہ اور ناصرات سبھی نے شرکت کی۔

(زبد طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ حیدر آباد)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی ۱۲؍مئی تا ۲۴؍مئی ۱۹۹۹ء کی مصروفیات کی ایک جھلک

(رپورٹ: صادق محمد طاہر۔جرمنی + ابو لبیب۔برطانیہ)

(دوسری قسط)

۱۶؍مئی بروز ہفتہ
طلباء کے ساتھ مجلس سوال و جواب

۱۶؍مئی بروز اتوار قریباً ۱۱ بجے قبل دوپہر طلباء کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ یہ مجلس بھی بہت دلچسپ رہی اور احمدی طلباء نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے مختلف امور سے متعلق رہنمائی حاصل کی اور آپ کے جوابات سے مستفیض ہوئے۔ چند ایک اہم سوالات مع مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہیں:۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ آرٹیفیشل انٹیلی جینس (مصنوعی ذہانت) کو کس حد تک کمپیوٹر میں منتقل کیا جاسکتا ہے؟

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ کوئی مصنوعی ذہانت خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ذہانت سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ یہ بنیادی حقیقت یاد رہے تو پھر مصنوعی ذہانت جتنے چاہے کام دکھائے انسان اس سے مرعوب نہیں ہو سکتا۔

☆...... کیا اسلامی شریعت کے لحاظ سے Shares لینے جائز ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ Shares تو اکثر دھوکہ بازی ہے۔ اسلامی اقتصادی نظام کے لحاظ سے تو وہ نظام جو سود پر مبنی ہو اس کے بچے بھی سودی پیدا ہوتے ہیں۔ موجودہ مانیٹری سسٹم اکثر Shares کے ذریعہ روپیہ کو چند ہاتھ میں اکٹھا کرتے ہیں۔ احمدیوں کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو Shares کے کاروبار سے بالکل الگ ہوں۔

☆...... کوسوا کے حوالے سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ جنگ تیسری جنگ کا سبب بن سکتی ہے اور جماعت احمدیہ اس بارہ میں کیا کر سکتی ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کوسوا کی جنگ تیسری جنگ کا سبب بن سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ دو قسم کے کام کر سکتی ہے جو کر بھی رہی ہے۔ ایک تو ان کے دانشوروں کو متنبہ کرنا ہے کہ دیکھو ایسی حرکتیں نہ کرو جو تیسری جنگ پر منتج ہو سکتی ہیں۔ یہ انتباہ ہے جو میں بھی کرتا رہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کوشش کی بات ہے لیکن قرآن کریم کی پیشگوئیوں سے قطعیت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے کہ تیسری جنگ تو ہونی ہی ہے۔ ہمیں اپنی کوشش کا نیک ثواب تو مل جاتا ہے لیکن اس کا نتیجہ وہ نہیں نکلے گا کیونکہ اس جنگ کے بغیر اسلام کی طرف یہ متوجہ ہو ہی نہیں سکتے۔

حضور نے فرمایا کہ کوسوا کے جو حالات ہیں سوال یہ ہے کہ کیا یہ اس جنگ پر منتج ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ بعید نہیں کہ اس جنگ کے نتیجہ میں جو غلطیاں سرزد ہوئی ہیں اس کے نتیجہ میں روس اور چین ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہو جائیں جو اس سے پہلے نہیں تھے۔ پھر کوریا کے ساتھ مل کر ایسی طاقت بن سکتے ہیں جو بہت بڑی ایٹمی طاقت رکھتی ہے۔ پھر یہ خطرہ ہے کہ کسی غلطی کی وجہ سے ایٹمی جنگ شروع ہو جائے۔ اگر وہ شروع ہو جائے تو پھر ساری دنیا ہی اس خوفناک جنگ کی لپیٹ میں آجائے گی۔ اگر ایسا ہو تو احمدیوں کے لئے تو ایک ہی اعجاز ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر میں ہے کہ:

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

اس وقت جو اللہ تعالیٰ سے سچا پیار رکھتے ہیں وہی بچائے جائیں گے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ وہ لوگ جو سفروں پر رہتے ہیں وہ اگر پوری نماز پڑھ لیں تو کیا انہیں زیادہ ثواب نہیں ملے گا؟

حضور نے فرمایا کہ بنیادی نیکی یہ ہے کہ خدا کی خاطر جو بھی وہ تعلیم دیتا ہے اسے قبول کیا جائے۔ اگر وہ سہولت دیتا ہے تو اس سہولت کا انکار کرنا نیکی نہیں ہے اس لئے مسئلہ سمجھنا چاہئے۔

☆......ایک خادم نے سوال کیا کہ کیا جماعت کے آفیشل کام ہم E-Mail کے ذریعے کر سکتے ہیں؟

اس کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس بارہ میں میں متعلقہ محکمہ کو ہدایت دے چکا ہوں۔ میرے نزدیک اس کا استعمال کم سے کم کرنا چاہئے۔ یہ سب نئے نظام امریکن انٹیلی جینس کے پیدا کردہ ہیں اور انہی کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اس ذریعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ جن کو پکڑنا چاہتے ہیں ان کے متعلق مواد تیار رکھتے ہیں۔ یہ تو اللہ کا فضل ہے کہ جماعت کا کوئی خفیہ نظام ہے ہی نہیں لیکن کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ ان کی نظروں میں آتے رہیں۔ جماعت کو تو خطرہ نہیں مگر انفرادی طور پر ایسا خطرہ ہے کہ بعض بیوقوف ایسی حرکت کر جائیں جس سے جماعت کے لئے مشکلات پیش آئیں۔ یہ وہ خطرہ ہے جس پر میری نظر رہتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں ایک مرکزی وزیر نے جن کا ایک احمدی دوست ہے اسے یہ اطلاع دی کہ ربوہ سے E-Mail کے ذریعہ صدر رفیق تارڑ کے متعلق یہ خبر شائع کروائی گئی ہے کہ وہ مر گیا ہے۔ اس طرح بے وجہ Panic پھیلانے کی مہم شروع ہو گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی دشمن احمدیت بھی E-Mail کا بہانہ رکھ کر ایسی خبریں بھیج سکتا ہے جو جماعت کے لئے مشکل پیدا کر سکتی ہیں۔ ہم نے کہا کہ جماعت کو تو اس سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں کہ وہ مرتا ہے یا جیتا ہے۔ آخر اس نے خدا کے حضور تو جانا ہی ہے۔ تو جماعت نے ان کی تسلی کرائی کہ جماعت کو اس قسم کی بیہودہ حرکتوں کی نہ ضرورت ہے، نہ ان میں دلچسپی ہے۔ تو ای میل کے ذریعہ ایسی حرکتیں ہو سکتی ہیں جس سے جماعت کے دشمنوں کی توجہ ہماری طرف ہو سکتی ہے۔ بے وجہ آبیل مجھے مار کی پالیسی اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا کیوں مکروہ ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے سائل سے دریافت کیا جب آپ کے سامنے کوئی آئے اور آنکھیں بند کر کے آپ سے باتیں کرے، تو آپ کو کیا لگے گا۔ اور جو آنکھیں بند کر کے باتیں کرے اس کے اندر اس کے دل میں کیا گزر رہا ہے، یہ بھی پتہ نہیں لگتا۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے خدا کے دربار میں آنکھیں بند کر کے باتیں کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اس طرح اللہ کے سامنے عرض حال کیا کرو کہ گویا خدا سامنے ہے اور تم اسے دیکھتے ہو۔ اس کے سامنے باشعور رہو اور یہ حکمت ہے جس کے پیش نظر آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ سائنس نئی نئی ایجادیں کر رہی ہے۔ کیا ان کا کوئی کنارہ بھی ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایجادات کا کوئی کنارہ نہیں ہوتا اور جتنی زیادہ ایجادات ہوں اتنی تیزی سے مزید ایجادات ہوتی ہیں کیونکہ سارے سائنسی فیدان ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور ایجادات اتنی تیزی سے ہوتی ہیں کہ انسان کا دماغ چکرا جاتا ہے اور ہونا بھی یہی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں جو راز پنہاں ہیں ان کا کوئی کنارہ نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ لامتناہی ہے۔ حضور نے بتایا کہ ان ایجادات سے یہ نہیں خیال کرنا چاہئے کہ گویا انسان نے سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ راز پہلے ہی سے تخلیق یـ[illegible] بود نہ ہوں تو انسان انہیں حاصل کر ہی نہیں سکتا۔

☆......ایک دوست نے کہا کہ سائنس دان کوشش کر رہے ہیں کہ انسان کو موت سے بچایا جائے۔

حضور نے فرمایا یہ ناممکن ہے۔ انسان موت سے بچ سکتا ہی نہیں۔ کسی کی زندگی لمبی تو ہو سکتی ہے مگر اس حد تک جس حد تک اس کی شاکلۃ میں ہے۔ یعنی ہر انسان کے اندر زیادہ سے زیادہ دیر تک زندہ رہنے کی ایک گنجائش ہے اس سے آگے وہ جا ہی نہیں سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ جو چیز بنائی جائے اس کی ایک ابتدائی عمر ہے۔ اگر بہت احتیاط کی جائے تو وہ اپنی انتہائی عمر تک پہنچ سکتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق انسان اپنی زندگی گزارے تو وہ اپنی انتہائی عمر کو پہنچ سکتا ہے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ کائنات میں جو بھی طاقتیں کارفرما ہیں کیا ان کو اللہ کا نام دے سکتے ہیں؟

حضور نے فرمایا نہیں۔ یہ طاقتیں خدا کی پیدا کردہ ہیں اور مخلوق ہیں۔ مخلوق کو خالق کا نام دیا ہی نہیں جاسکتا۔

☆......خدا تعالیٰ دنیا میں جنگیں کیوں ہونے دیتا ہے؟

حضور نے فرمایا جو اللہ کی بات نہیں مانیں گے وہ تو ضرور لڑیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ ماں باپ بچوں کو کہتے ہیں کہ نہ لڑو اور اچھے بچے بنو۔ اگر وہ کہنا نہ مانیں تو اس کی ذمہ داری ان پر تو نہیں آتی۔ دنیا میں اکثر لوگ خدا کی بات نہیں مانتے تو پھر وہ جو کچھ کرتے ہیں اس کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔

☆......ایک سوال یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کی ہجرت کے بعد ان کے فلسطین واپس نہ آنے میں کیا حکمت تھی؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ فلسطین کے دو یہودی قبائل انہیں رد کر چکے تھے اور دس قبائل ایسے باقی تھے جن کے مقدر میں انہیں قبول کرنا تھا۔ دوسرے ایک دفعہ جب کوئی قوم کسی نبی کو رد کر دے تو پھر وہ واپس اس وقت تک اس قوم میں نہیں آتا جب تک وہ فتح کے ساتھ واپس نہ آئے۔ حضرت مسیح کو اس لئے موقعہ نہیں ملا کہ آپ کے خلاف فیصلہ ہو چکا تھا اور اگر دوبارہ آتے تو ان یہودیوں نے آپ کو پھر صلیب پر لٹکا

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

طالبان دعا:۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

زیناتھا۔

☆......سقراط کو بعض لوگ نبی کہتے ہیں جبکہ انہوں نے زہر کا پیالہ پی کر خودکشی کی؟

حضور نے فرمایا کہ حضرت سقراط نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ میں خودکشی کا ہرگز قائل نہیں مگر جب قانون مجبور کرتا ہے اور اس نے موت کا یہ ذریعہ تجویز کر دیا ہو تو اس سے بھاگ نہیں سکتا۔ یہ وجہ ہے کہ اس کے باوجود انہوں نے زہر کا پیالہ پیا۔ جب دشمن نے ان کے لئے یہ ہتھیار تجویز کیا تو جو بھی ذمہ داری ہے وہ وقت کی حکومت کی ہے نہ کہ سقراط کی۔

کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہنے والی اس مجلس کے بعد حضور انور مختلف کھیلوں کے میدانوں میں تشریف لے گئے جہاں فائنل مقابلہ جات منعقد ہو رہے تھے۔ چنانچہ حضور انور کی تشریف آوری پر چند لمحوں کے لئے کھیل روک کر کھلاڑیوں کو اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کرنے اور حضور کے ساتھ تصویر بنوانے کا اعزاز حاصل کرنے کا موقع دیا گیا۔ حضور پرنور پہلے والی بال کی گراؤنڈ میں تشریف لے گئے جہاں ریجن مائن فرانکن اور فرینکفورٹ سٹی کی ٹیمیں فائنل میچ کھیل رہی تھیں جس کا کچھ دیر کے لئے حضور نے مشاہدہ فرمایا۔ اس کے بعد ریجن مائن فرانکن اور ہمبرگ سٹی کے مابین ہونے والے فٹبال میچ کو بھی حضور نے ملاحظہ فرمایا۔ یہاں سے حضور انور باسکٹ بال کے میدان میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں تشریف فرما رہ کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

باسکٹ بال گراؤنڈ سے حضور پرنور جب کبڈی کے فائنل میچ کا مشاہدہ فرمانے کے لئے گراؤنڈ میں رونق افروز ہوئے جہاں کثیر تعداد میں خدام و اطفال جمع تھے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر نعروں سے گونج اٹھی۔ اس میچ میں ریجن مائن فرانکن اور ریجن ہیسن زُود کی ٹیموں نے اپنے اپنے جوہر دکھلائے۔ اس میچ میں ساتھ ساتھ کمنٹری بھی پنجابی زبان میں کی جا رہی تھی۔ یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ دوبارہ والی بال کی گراؤنڈ میں تشریف لے گئے اور میچ کے اختتام تک وہیں رونق افروز رہے اور پھر اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

اختتامی خطاب

آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے بیسویں سالانہ اجتماع کا اختتام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ پانچ بجے کے قریب پنڈال میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر پڑھانے کے بعد اختتامی اجلاس کی صدارت کے لئے کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم سے آغاز کے بعد جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور انور کی اقتداء میں خادم کا عہد دہرایا۔ ایک خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے جس کے بعد مختلف شعبہ جات میں کارکردگی کے لحاظ سے اول آنے والی مجالس اور ریجنز میں حضور انور نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مکرم میاں محمود احمد صاحب نے سالانہ اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی جس کے مطابق امسال ۱۵۹۰ اطفال اور ۲۷۵ نومبایعین سمیت کل ۲۷۸۷ خدام و زائرین کو اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے استفادہ کرنے کی توفیق ملی۔

اس کے بعد قریباً چھ بجے حضور انور نے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا جس میں سورۃ التوبہ کی آیت ۴۱ کے حوالہ سے دعوت الی اللہ کے میدان میں نکل کھڑے ہونے کی تاکید فرمائی اور احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے تبلیغ سے متعلق اہم نصائح فرمائیں۔ (اس خطاب کا مکمل متن انشاء اللہ الفضل انٹرنیشنل میں الگ شائع کیا جائے گا)۔

۱۷ مئی ۱۹۹۹ء بروز سوموار

آج حضور انور ایدہ اللہ کی پبلک مصروفیات کا آغاز صبح نو بجے احباب کی ملاقاتوں سے شروع ہوا۔ قریباً چار گھنٹے تک یہ سلسلہ جاری رہا جس میں ۵۳ خاندانوں سے تعلق رکھنے والے ۲۳۰ مرد و زن اپنے پیارے آقا کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا شرف حاصل کرتے رہے۔

شام ساڑھے پانچ بجے پھر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جس میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے ۱۲۳۹ احباب نے انفرادی طور پر اور ۵۱ خاندانوں کے ۲۲۳ احباب و خواتین اور بچوں نے اجتماعی طور پر اپنے اپنے اہل و عیال کے ساتھ مل کر پیارے آقا کی پاک صحبت میں چند لمحات گزارنے کی توفیق پائی۔ آج کی ملاقاتیں قریباً نو بجے شام تک جاری رہیں۔ ساڑھے نو بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

☆......☆......☆

۱۸ مئی ۱۹۹۹ء بروز منگل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آج کی بیرونی مصروفیات صبح نو بجے شروع ہوئیں جن میں سب سے پہلے اپنے خدام سے ملاقات تھی۔ چنانچہ آج ۲۰۲ احباب نے حضور انور سے ملاقات کرنے کی سعادت حاصل کی جن میں ۴۸ خاندانوں کے ۱۹۲ ممبران کے علاوہ دس احباب نے انفرادی طور پر یہ سعادت پائی۔ نماز ظہر و عصر حضور انور نے مسجد نور میں ہی پڑھائیں۔

جرمن افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب

فرینکفورٹ سے مغرب کی جانب قریباً ساٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پرفضا مقام Rudesheim میں شام ساڑھے چھ بجے جرمن افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ عین وقت پر ہال میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے بعد علاقہ کے چیئرمین مسٹر کلاؤس فریچ (Mr. Klaus Frietsch) نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے تمام علاقہ کی جانب سے حضرت مرزا طاہر احمد کی خدمت میں دلی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ انہوں نے اپنے علاقہ کی آبادی اور غیر ملکیوں کی تعداد اور علاقہ کے تعارف پر مشتمل تفصیلات بیان کیں اور کہا کہ جماعت احمدیہ ہمارے علاقہ میں ایک معروف جماعت ہے۔

اس موقعہ پر محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے ترجمانی کے فرائض انجام دئے۔ چنانچہ انہوں نے اس استقبالیہ ایڈریس اور مہمانوں کی طرف سے کئے گئے سوالات کا ترجمہ بھی کیا جو کہ قبل ازیں تحریری طور پر حاصل کئے جا چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ان سوالات کے جوابات دئے جن کے ترجمہ کی سعادت مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کو حاصل رہی۔ ان کی معاونت کے لئے مکرم نوید حمید صاحب بھی سٹیج پر موجود تھے۔ ان میں سے بعض سوالات اور ان کے جوابات کا خلاصہ ازیاد علم و عرفان کی خاطر اپنی ذمہ داری پر پیش ہے:۔

☆......پہلا سوال یہ تھا کہ اسلام میں بہت سے تشدد پسند (Militant) گروپ کیوں ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام میں کوئی Militant گروپ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اسلام، بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے صحابہ اور قرآن کریم سے شروع ہوا اور قرآن سے ہم کسی جنگجوئی (Militancy) کا کوئی رجحان نہیں پاتے۔ اس مذہب کو اسلام کا نام دیا گیا جس کا مطلب ہی امن اور Submission ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ تمام لوگوں کے ساتھ امن کے ساتھ رہنا اور خدا کے ساتھ امن میں ہونا یعنی اس کی مرضی کے تابع رہنا اور اس کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا کیونکہ اسی صورت میں حقیقی امن ممکن ہے۔ حضور نے فرمایا کہ تشدد پسندی کا رجحان رکھنے والے دراصل اسلام کے دشمن ہیں اور وہ اسلام کے دشمنوں سے زیادہ اسلام کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔

☆......عرب اور افریقن ممالک کے مسلمانوں میں کون سے بڑے بڑے فرق ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام میں کوئی اختلافات یا فرق نہیں ہو سکتے کیونکہ اسلام خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہے۔ اگر آپ خدا کی توحید پر ایمان لاتے ہیں تو تمام بنی نوع انسان کا اتحاد بھی لازم ہے۔ آپ کو جو فرق دکھائی دیتے ہیں یہ اسلام کی تفہیم میں فرق کی وجہ سے ہیں۔ مختلف ممالک کے مسلمان دوسروں سے فرق رکھتے ہیں اور آپس میں لڑتے بھی ہیں۔ فی الحقیقت اسلام کسی قسم کے اختلافات کی اجازت نہیں دیتا۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیوں کے اسلام میں کسی قسم کے اختلاف یا بنیادی فرق کی کوئی گنجائش نہیں اور ہم اس کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ ہم ایک سو پچاس سے زائد ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ ان میں ایشیا کے ممالک بھی ہیں اور یورپ کے بھی لیکن اپنے اندر کوئی فرق یا اختلاف نہیں دیکھتے، یہی حقیقی اسلام ہے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ عورتوں کا مقام کیا آپ کے ملک میں اور افریقہ میں ایک ہی جیسا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ عورتوں کا مقام ساری دنیا میں ایک ہی جیسا ہونا چاہئے۔ عورت ایک عالمی حیثیت رکھتی ہے جیسے مرد عالمی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن شاید سوال اس لئے پوچھا گیا ہے کہ مختلف ممالک میں عورتوں سے سلوک مختلف ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دراصل ان ممالک میں عورتوں سے جو سلوک کیا جاتا ہے وہ اسلامی نہیں بلکہ روایتی ہے مثلاً بعض افریقن ممالک میں عورتیں نیم برہنہ ہوتی ہیں اور بعض ممالک میں اوپر سے نیچے تک اس طرح بدن ڈھانپتی ہیں گویا وہ ایک خیمہ ہوں۔ اسے اسلام کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ اسلام تو عالمی مذہب ہے اور سیرالیون ہو یا گھانا یا گیمبیا یا کوئی اور ملک ہر جگہ اسلام ایک جیسا ہونا چاہئے۔

☆......ایک سوال یہ تھا کہ کیا جرمنی میں پناہ حاصل کرنے والوں کو یہاں رہتے ہوئے اپنے مذہب پر عمل کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ ایسی کوئی مشکل جرمنی میں رہنے والے جرمن احمدی باشندوں کو بھی درپیش نہیں آئی۔ یہ آزاد ملک ہے اور ہر شخص اپنے نظریات پر آزادانہ عمل کر سکتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ جس طرح دوسرے جرمن احمدی آزادانہ اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں تو وہ پناہ گزین کیوں نہیں کر سکتے۔

☆......عورتوں کے متعلق ہی ایک سوال یہ ہوا کہ آپ کی جماعت میں عورتیں کیا کردار ادا کر رہی ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں عورتیں زندگی کے ہر نیک کام میں بہت اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ وہ علم کے ہر میدان میں نمایاں پیش رفت کر رہی ہیں۔ آپ یہاں کی احمدی بچیوں کو دیکھیں وہ اپنے اسلامی طرز زندگی پر قائم رہتے ہوئے ہر میدان میں جرمنوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ شاید وہ ایک

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

شکریہ احباب

میرے شوہر مکرم سید فضل احمد صاحب صوبائی امیر بہار کی وفات پر بہت سارے بھائیوں اور بہنوں نے اندرون و بیرون ملک سے خطوط لکھے ہیں جن میں انہوں نے میرے شوہر کے تئیں اپنی محبت اور خلوص کا اظہار کیا اور ان کے لئے بڑی دعائیں بھی کیں اور ہماری ڈھارس بندھائی ہے۔ ہم آپ سب کے بیحد شکر گذار ہیں۔ ہم الگ الگ جواب لکھنے سے معذور ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ ہی سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں داخل فرمائے۔ (صوفیہ فضل پٹنہ بہار)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

.Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 Thursday, 5th Aug, 1999 Issue No : 31

بقیہ:رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ ۱۱

خاص قسم کے پردہ یا برقعہ میں ہونے کی وجہ سے مشکل میں ہونگی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ وہ دنیوی لذتوں کے پیچھے نہ بھاگنے کی وجہ سے اپنی تعلیم زیادہ توجہ اور انہماک سے حاصل کررہی ہیں۔ اس لئے بہت سے سکولز اور کالجز میں احمدی طلباء و طالبات جو پاکستان سے آئے ہیں وہ بہت سے جرمن طلباء و طالبات کو تعلیم میں پیچھے چھوڑ رہے ہیں۔ ایک صحتمندانہ طرز زندگی کا یہ ایک زائد فائدہ ہے جو انہیں حاصل ہے۔

☆......اسلامی نام رکھنے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام ایک عالمی مذہب ہے اور اسلامی نام عالمی نام ہیں ۔ ہر جرمن نام اسلامی ہے جب تک کہ اس میں شرک یا بت پرستی سے کوئی تعلق نہ ہو۔ صرف مشرکانہ نام اسلام میں منع ہیں۔ آپ اسلام کی ابتدائی تاریخ میں دیکھ سکتے ہیں کہ لاکھوں لوگ مسلمان ہوئے مگر ان کے نام تبدیل نہیں کئے گئے سوائے مشرکانہ ناموں کے ۔ حضور نے فرمایا کہ میرے خیال میں میرے علم کے مطابق تمام جرمن نام مسلم نام ہیں کیونکہ وہ مشرکانہ نہیں ہیں۔

☆......پاکستان میں اسلام کے نام پر مذہبی اقلیتوں سے سلوک کے بارہ میں ایک سوال پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بدقسمتی سے اس ملک میں اسلام کا کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ جو بھی سیاستدان طاقت میں آتا ہے وہ اسلام کو اپنے ذاتی مفادات کی خاطر استعمال کرتا ہے۔ عملاً وہاں اسلام نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے مثال کے طور پر فرمایا کہ بے نظیر بھٹو اپنے فوت شدہ والد کو شہید کہتی ہے اور نواز شریف، ضیاء الحق کو شہید کہتا ہے جس نے بینظیر کے والد کو پھانسی چڑھایا تھا۔ سیاستدان صرف اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ واحد اقلیت جو آزادانہ زندگی بسر کرتی ہے وہ احمدیہ جماعت ہے کیونکہ اسے زبردستی اقلیت میں ڈھالا گیا ہے اور پھر اقلیت قرار دیتے ہوئے اسے تمام بنیادی حقوق سے محروم کیا گیا ہے اور ان کے خلاف ہر قسم کے ظلم و ستم روا رکھے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا میں اقلیت کسی کو اس کی درخواست پر قرار دیا جاتا ہے تاکہ اس طرح سے ان کے مطالبات پر ان کے لئے خصوصی رعایتیں اور حقوق انہیں میسر آجائیں لیکن پاکستان میں اس کے بالکل برعکس معاملہ ہے ۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کو اس کی مرضی کے خلاف اقلیت قرار دیا ہے اور پھر اسے اس کے تمام بنیادی حقوق سے محروم کردیا ہے۔

☆......ہومیو پیتھی کے تعلق میں ایک سوال پر حضور نے فرمایا کہ مجھے ہومیو پیتھی سے ۴۰/۵۰ سال سے گہری دلچسپی ہے۔ ایم ٹی اے پر ہومیو پیتھی لیکچرز بھی دیئے ہیں اور کتاب بھی لکھی ہے لیکن ہومیو پیتھی ایک ایسا موضوع ہے جس میں ہمیشہ مزید جستجو اور تحقیق کی گنجائش ہے۔ میں اپنے آپ کو ہومیو پیتھی کا ایک طالب علم کہہ سکتا ہوں۔ کئی ایسی امراض میں جنہیں ڈاکٹرز لاعلاج قرار دے چکے تھے مجھے شافی علاج بھی ملے ہیں لیکن یہ انسان کے بس میں نہیں کہ کسی کو شفا دے سکے۔ شافی مطلق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

☆......دنیا میں بہت سے مذاہب کیوں ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ سوال بکثرت پوچھا جاتا ہے اور یہ ایک عالمی سوال ہے کہ اگر خدا ایک ہے تو اس نے بہت سے مختلف مذاہب کیوں پیدا کئے۔ حضور نے فرمایا کہ یقیناً مذہب کے بارہ میں لوگوں کی تفہیم درست نہیں ہے۔ میں نے ایک کتاب لکھی ہے Revelation, Rationality, Knowledge & Truth اس میں تفصیل سے اس بات پر بحث کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آدمؑ سے لے کر محمدؐ رسول اللہ تک تمام مذاہب خدا کی توحید اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی تعلیم پر مشتمل ہیں۔ مذہب کے آغاز میں کوئی تفریق نہیں۔ لوگ بعد میں نئے نئے رجحانات پیدا کرکے نئے مذہب یا فرقے پیدا کرتے ہیں۔ میرے نزدیک صرف ایک ہی مذہب ہے جو آدم کی تخلیق سے لے کر جاری ہے اور وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان پورے دل و جان سے اپنے خالق کے حضور سر تسلیم خم کرے۔

☆......کیا فلسطین اور اسرائیل کے درمیان امن معاہدوں کے نتیجہ میں وہاں حقیقی امن ممکن ہے؟

اس بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پہلے بھی امن کے معاہدے ہوتے رہے ہیں مگر دونوں کے درمیان بنیادی اختلافات کے نتیجہ میں مشکلات پیش آتی رہی ہیں۔ علاوہ ازیں یہود اور مسلمان دونوں میں ایسے انتہاپسند گروہ موجود ہیں جو امن کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں اور یہ ایسے گروہ ہیں جن پر نہ ان حکومتوں کا کوئی کنٹرول ہے اور نہ بیرونی حکومتوں کا۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ مرد اور عورتیں دونوں مسجد میں اکٹھے کیوں نہیں جاتے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ اکٹھے ہی جاتے ہیں مگر اپنی نمازیں الگ الگ جگہوں میں ادا کرتے ہیں۔ ان کے لئے الگ حصے مقرر ہوتے ہیں تاکہ وہ اپنی عبادت پوری توجہ اور انہماک سے ادا کرسکیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتوں کو مردوں کے پیچھے کھڑے ہونے کا حکم تھا۔ اگر اس کے برعکس ہوتا تو مسلم عبادت کے نظام میں ایک تہلکہ بپا ہو جاتا۔

☆......اسلام میں مرد ایک سے زیادہ شادیاں کیوں کرسکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر انسانی تاریخ پر نظر ڈالیں، خصوصیت سے جنگوں کی تاریخ پر، تو ہر جنگ میں مرد زیادہ ہلاک ہوئے ہیں اور عورتیں کم۔ ایسے حالات میں اگر مردوں کو ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کی اجازت نہ دی جائے تو یہ بات عورتوں کے مفاد کے خلاف ہے کیونکہ جو عورتیں شادی سے محروم ہو جائیں تو وہ معاشرتی نظام میں کئی قسم کی خرابیوں کی ذمہ دار ہو سکتی ہیں۔

حضور نے اس سلسلہ میں جرمنی کی مثال دی۔ اسی طرح امریکہ کی سوسائٹی میں موجود خرابیوں کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ اسلام عورتوں کا خیال رکھتا ہے اور خصوصیت سے جنگوں کے بعد ایک سے زائد عورتوں سے شادی کی اجازت کے ذریعہ سوسائٹی کی عفت کی حفاظت کرتا ہے۔

☆......دنیا میں قیام امن کے لئے جماعت احمدیہ کے کردار کے متعلق ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم ایک عالمی مذہب (یعنی اسلام) کے ذریعہ عالمی امن کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ تمام مذاہب بنیاد میں ایک ہی تھے اس لئے ہم تمام مذاہب کے متبعین کو اس مرکزی نقطہ کی طرف لانے کی کوشش کررہے ہیں جو انہیں خدائے واحد تک لے جانے والا ہو۔

اس مجلس کے اختتام کا وقت چونکہ مہمانوں کو آٹھ بجے شام بتایا گیا تھا لہٰذا حضور انور نے عین وقت پر اختتام کا اعلان فرماتے ہوئے مہمانوں کا توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اس پروگرام میں حصہ لینے پر شکریہ ادا کیا اور جرمن زبان میں "Auf Wieder Sehen" یعنی "خدا حافظ" کہہ کر مسجد نور فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہوئے جہاں حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

اس مجلس میں ۱۱۰ جرمن مرد و زن مہمان شامل ہوئے۔

قادیان دارالامان کی مقدس سرزمین پر ۱۰۸واں

جلسہ سالانہ قادیان

۱۳/ ۱۴/ ۱۵/ نومبر ۱۹۹۹ء کو ہوگا

احباب جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال رمضان المبارک کے پیش نظر 108ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 13-14-15 نبوت 1378ہش (13-14-15 نومبر 1999) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

گیارہویں مجلس مشاورت بھارت

۱۶/ نومبر ۱۹۹۹ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد مورخہ ۱۶/ نومبر ۱۹۹۹ء بروز منگل جماعتہائے احمدیہ بھارت کی گیارہویں مجلس مشاورت کا انعقاد عمل میں آئے گا۔

۱- جملہ امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ ۱۵/ اکتوبر تک شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کے منتخب نمائندگان کی فہرست سیکرٹری شوریٰ کو بھجوا دیں۔

۲- شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز جماعتوں سے مشورہ کے بعد ۱۵/ ستمبر تک بھجوا دی جائیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL
AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

ڈیزائننگ و کمپوزنگ: کرشن احمد مصباح الدین قادیان